

## **The Book**

سید ذیشان حیدر

سردیوں کی شام تھی۔ میں کام سے فارغ ہو کر واپس اپنے مکان کی طرف روانہ تھا۔ مکان کیا ایک کمرہ اور واش روم۔ مجھے اس شہر میں تقریباً سال ہونے کو تھا۔ اب تک کچھ ہمسائیوں یا پھر کتاب گھر کے مالک ہارون صاحب سے ہی جان پہچان تھی۔ میں ہر ہفتے کتاب گھر سے ایک کتاب خرید کے لے جاتا۔ اس لیے ہارون صاحب مجھے اور میری پسند کو اچھی طرح جان چکے تھے۔ آج ہفتہ تھا اسی لیے میں دکان پر رکا۔ ہارون صاحب مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ سلام دعا کے بعد انہوں نے بڑے راز درانہ انداز میں کہا

شامی صاحب آج نئی کھیپ منگوائی ہے۔ کانٹ چھانٹ کے دوران سرخ رنگ کی"

## Classic Urdu Material

ایک بالکل نئی کتاب سامنے آئی۔ عام طور پر صرف وہ کتابیں ہی آتی ہیں جو میں منگواتا ہوں۔ مگر شاید یہ غلطی سے آگئی۔ اس لیے میں نے آپ کے لیے رکھ "چھوڑی ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ منفرد کتابیں پڑھنے کے شوقین ہیں

میں نے غور سے ہارون صاحب کی بات سننے کے بعد کہا

"چلیں ذرا دیکھائیے گا وہ کتاب"

ہارون صاحب نے کاؤنٹر کے نیچے رکھی کتاب اٹھائی اور مجھے پکڑادی۔ کتاب کا کور

سرخ تھا۔ مگر اس کے اوپر کوئی عنوان نہ تھا۔ اوراق پلٹے تو پہلے صفحے پر ہی "7

کہانیاں" لکھا ہوا تھا۔ یہ عنوان پڑھتے ہی میں نے ہارون صاحب سے قیمت

پوچھی۔ انہوں نے کتاب پر لکھی قیمت کچھ کم کر کے مجھ سے وصول کی۔ انہیں

الوداع کہہ کر میں باہر آگیا۔ اب تقریباً رات ہو چکی تھی۔ کچھ وہ شہر قصبہ نما تھا اور

کچھ سردی کی وجہ سے راستے سنسان تھے۔ جب میں دکان میں داخل ہوا تو مطلع

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

صاف تھا۔ حیرت انگیز طور پر جب باہر نکلا تو آسمان گہرے بادلوں کی لپیٹ میں آچکا تھا۔ جو کہ زور و شور سے گرج نہیں دھاڑ رہے تھے۔ بارش کے ڈر سے میں نے اپنی رفتار بڑھا دی۔ جیسے ہی میں مکان کی دہلیز پر پہنچا بارش شروع ہو گئی۔ وہ کتاب ہاتھ میں پکڑے جو نہی میں کمرے میں داخل ہوا سامنے عجیب منظر تھا۔ ایسے لگا جیسے کمرے میں ہی کوئی بھیانک طوفان آیا ہو۔ سارا کمرہ گرد سے اٹا ہوا، الماری کھلی ہوئی، کتابیں فرش پر اور فرنیچر ادھر ادھر بکھرا پڑا تھا۔ خوف کی ایک لہر میرے جسم میں دوڑ گئی۔ خیر ہمت کی اور کافی وقت لگا کر کمرے کی حالت درست کی۔ اب میں تھک چکا تھا۔ جیسے ہی بیڈ پر لیٹا نیند نے آلیا۔ آدھی رات کے وقت دروازے پر زوردار دستک سے آنکھ کھلی۔ میں حیران پریشان جب دروازے پر پہنچا تو کوئی نہ تھا۔ واپس آ کے ابھی لیٹا ہی تھا کہ دوبارہ دستک ہوئی۔ اب کے غصے کی حالت میں دروازہ کھولا تو سامنے مکروہ شکل کی ایک بڑھیا تھی۔ اس نے سفید رنگ

## Classic Urdu Material

کامیلا سالباں پہنا ہوا تھا۔ بال گرد سے اٹے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی بولی۔۔

"تم نے وہ کتاب لے کر اچھا نہیں کیا"

یہ کہتے ہی وہ پلٹی اور اس سے پہلے کہ میں کچھ بولتا آن کی آن میں نظروں سے  
اوجھل ہو گئی۔ میں حیرت کے سمندر میں غوطہ زن اپنی جگہ کچھ دیر کھڑا رہا۔ پھر  
جب حواس بحال ہوئے تو آسمان کی طرف دیکھا۔ بارش رک چکی تھی مگر بادل اب  
بھی باقی تھے۔ کمرے میں واپس آکر میں نے سگریٹ سلگائی اور اس بڑھیا کے  
بارے سوچنے لگا۔ اسے کس نے بتایا کہ میں نے یہ کتاب لی؟ اور کتاب کے ساتھ  
اس کا کیا تعلق تھا؟ یہ سوچتے ہوئے میں نے وہ کتاب اٹھائی۔ اور اوراق پلٹے۔ عنوان  
کے مطابق کتاب میں سات کہانیاں تھیں۔ کتاب کے اوراق بہترین اور بالکل نئے  
معلوم ہوتے تھے۔ جیسے آج ہی پبلش ہوئی ہو۔ خیر میں پہلی کہانی پر پہنچا تو اوپر اس  
کا ٹائٹل لکھا تھا۔۔۔ "قانونِ فطرت"۔۔۔ میں نے کہانی پڑھنی شروع کی۔۔۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

"میرا نام مہرین ہے۔۔۔"

اتنا ہی پڑھا تھا کہ مجھے لگا جیسے کوئی نسوانی آواز میرے کانوں میں پڑی۔ میں نے چونک کر سامنے دیکھا تو میرے ہوش اڑ گئے۔ سامنے کرسی پر ایک مناسب قد کی خوبصورت لڑکی بیٹھی تھی۔ اس نے سرخ لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ آنکھیں سبز، گہرے بھورے بال جو کمر تک جارہے تھے اور ہلکا سا نولارنگ۔۔۔ میں ایک لمحے کو سکتے میں آ گیا۔

"کلک۔۔۔ کون ہیں آپ؟؟؟ اور کمرے تک کیسے پہنچیں؟؟؟"

میں نے بوکھلا کر کہا۔

"میں ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں اچھی پوسٹ پر تھی۔۔۔"

اس نے میرے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

"میں پوچھتا ہوں۔۔۔ کون۔۔۔ کون ہیں۔۔۔ آآ۔۔۔ آپ؟؟؟؟"

میں اچھل کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

اس دن کام زیادہ تھا۔ اس لیے مجھے آفس میں دیر ہو گئی۔ رات کے اندھیرے " دن کے اجالوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے۔ باقی تمام کو لیگنر اور ملازم جا چکے تھے۔۔۔"

اس کی آواز میں ایک عجب سی پراسراریت اور گونج تھی۔ اب مجھے اس سے خوف

آنے لگا تھا۔۔۔

"مممم۔۔۔ میں کہتا ہوں۔۔۔ چللی۔۔۔ جائیں یہاں سے۔۔۔"

اب کی بار اپنی طرف سے میں نے غصے میں کہا۔۔۔ مگر اس نے پھر مجھے نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

"میں اپنا کام مکمل کر کے تھوڑی دیر سنانے کے لیے اُدھر ہی بیٹھی گئی۔۔۔"

اب مجھے سمجھ آنے لگا کچھ کچھ۔۔۔ اس کہانی کا مرکزی کردار خود میرے سامنے تھا۔ جب میں بولتا وہ خاموش تو ہو جاتی مگر مجھے جواب دینے یا مجھ سے بات کرنے سے قاصر تھی۔ وہ تو محض اپنی کہانی سنانے کے لیے آئی تھی۔

یہ جان کر کہ اب میری کسی بات کا اس پر اثر نہ ہو گا میں خوفزدہ چپ چاپ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ وہ بدستور ایک روبوٹ کی طرح بغیر پلکیں جھپکائے مجھے گھورے جارہی تھی۔ اس قدر سردی میں بھی میرے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔۔ اس نے اپنی کہانی جاری رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی مجھے بیٹھے کچھ وقت ہی ہوا تھا کہ مجھے کسی بھاری بھر کم چیز کے گھسیٹنے کی آواز سنائی دی۔ میں نے ڈر کر پیچھے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ میں نے اپنا دھیان بٹانے کے لیے موبائل اٹھالیا۔ بیگ سے ہینڈ فری نکالا۔ جیسے ہی ہینڈ فری موبائل میں

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

لگانے لگی کسی نے میرے ہاتھ سے ہینڈ فری چھینا اور دور پھینک دیا۔ میں خوف کے مارے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔ وہاں میرے علاوہ کوئی نہ تھا۔ ڈر سے میری ٹانگیں کانپنے لگیں۔ اچانک میری نظر مانیٹر پر پڑی۔ وہ ہوا میں معلق تھا۔ جیسے کسی نے اسے اٹھایا ہوا ہو۔ مگر پھر۔۔۔ وہاں میرے علاوہ کوئی نہ تھا۔ مانیٹر تھوڑی دیر یوں ہی ہوا میں معلق رہا۔ پھر ایک جھٹکے سے نیچے گرا۔ میں زور سے چلائی۔ پوچھا کہ کون ہے۔ مگر کوئی جواب نہ ملا۔ میں دروازے کی جانب بھاگی۔ مگر کسی نا دیدہ قوت نے اٹھا کر مجھے فرش پر پٹخا۔ میں پیٹھ کے بل نیچے گری۔ میری گردن اور کمر میں شدید درد شروع ہو گیا۔ مگر اس وقت مجھے درد کی پرواہ نہیں تھی۔ میں ہمت کر کے اپنے پیروں پر کھڑی ہوئی۔ اس بار ایک زوردار دھچکا لگا اور ایک بار پھر میں زمین پر آرہی۔ اب کے میں نے چلانا شروع کر دیا۔ مگر وہاں بظاہر ایسا کوئی نہ تھا جو میری چیخیں سنتا۔ ادھر میں چلاتی جاتی ادھر وہ نا دیدہ قوت آفس کا سارا سامان

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

ادھر ادھر پھینکتی جاتی۔ جیسے مجھے چپ رہنے کا اشارہ دے رہی ہو۔ وہ جو چیز بھی تھی شدید غصے میں لگ رہی تھی۔ اسی لیے میں نے چپ رہنے میں ہی آفیت جانی۔ میری چپ کے ساتھ ہی آفس میں سناٹا چھا گیا۔ یہ سناٹا جب تھوڑی دیر ویسے ہی رہا تو یہ سمجھ کر کہ وہ مخلوق جاچکی ہے میں نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی۔ جیسے ہی میں لڑکھڑاتے ہوئے اپنے قدموں پر کھڑی ہوئی مجھے ایسے لگا جیسے میری داہنی ٹانگ جسم سے الگ ہو چکی ہے۔ سکتے کے عالم میں میں نے اپنی ٹانگ کی طرف دیکھا۔ ایک خاردار تار میری ٹانگ سے جکڑی ہوئی تھی جس کا دوسرا سر اچاند فٹ کے فاصلے پر ہوا میں معلق تھا۔ تار کے کانٹے میری ٹانگ میں پیوست تھے۔ جیسے گوشت کو چیرتے ہوئے ہڈیوں تک جا پہنچے تھے۔ خون کی دھاریں میری ٹانگ سے نکل کر پاؤں اور فرش کو سرخ کیے جا رہی تھیں۔ میں ایک جھٹکے سے نیچے گری۔ درد کی وہ شدت ناقابل بیان تھی۔ میں نے چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

تھوڑی دیر میں یو نہی روتی رہی۔۔۔ پھر اچانک اس تار میں تناو بڑھنا شروع ہوا۔  
تناو کے ساتھ ہی میری ٹانگ بھی کھنچی چلی جا رہی تھی۔ اور پھر میرا جسم بھی گھسیٹا  
جانے لگا۔۔۔ وہ تار مجھے ساتھ گھسیٹتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہی  
”تھی۔۔۔“

میں نے اس کی کہانی سنتے ہوئے اس کی ٹانگ کی طرف دیکھا تو مارے خوف کے  
میری آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔ اس کی ٹانگ سے تازہ خون بہہ رہا تھا۔۔۔ ایک  
لمحے کو میں کانپ اٹھا۔۔۔

وہ قوت اسی طرح گھسیٹتے ہوئے مجھے سیڑھیوں تک لے گئی۔ میں نے اپنی تمام  
تر طاقت سے سیڑھیوں کا جنگلا پکڑنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ میرا جسم  
سیڑھیوں پر لڑھکتا گیا۔ مجھے اپنی ہڈیاں چٹختی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ بار بار  
”سیڑھیوں سے ٹکرانے کے باعث میرے سر سے بھی خون بہنے لگا

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

اب کے تکلیف کے اتار اس کے چہرے پر نمایاں ہونے لگے۔ جیسے جیسے وہ کہانی سناتی جا رہی تھی اس کے سر سے بھی خون کی دھاریں بہتی جا رہی تھیں۔ میری حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو خون نہیں۔۔۔



اس لڑکی نے اپنی کہانی جاری رکھتے ہوئے کہا وہ ندیدہ قوت مجھے اسی طرح گھسیٹتے ہوئے تہہ خانے تک لے گئی۔ اب تک "میری حالت غیر ہو چکی تھی۔ خاردار تار کے کانٹے میری ٹانگ کو تقریباً ناکارہ بنا چکے تھے۔ سر سے بہنے والا خون مجھے لاغر کر چکا تھا۔ اس قوت نے مجھے تہہ خانے کی دیوار کے ساتھ لگایا۔ پھر سناٹا چھا گیا۔ تہہ خانے کے بلب کی مدہم سی روشنی ماحول کو مزید خوفناک بنا رہی تھی۔ "کون ہو تم آخر؟۔۔۔ کیا چاہتے ہو؟" میں

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

زور سے چلائی۔ جواب ندارد۔ پھر ایک دم شور سا اٹھا۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ ڈرل مشین تھی۔ جو بظاہر خود بخود ہوا میں تیرتی میری طرف بڑھ رہی تھی۔ خوفزدہ میں دیوار کے سہارے کھڑی ہونے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر زخمی ٹانگ میں اٹھنے والی درد کی شدید لہر نے میری یہ کوشش ناکام بنادی۔ ڈرل مشین اب میری دوسری ٹانگ کے بہت قریب پہنچ چکی تھی۔ میں چلانا چاہتی تھی مگر میری آواز حلق میں ہی دب گئی۔ میں نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کر کے چہرہ "دوسری طرف کر لیا۔"

اس کے چہرے پر خوف کے ساتھ ساتھ آواز میں بھی لرزش پیدا ہونے لگی۔ میں نے اس کے سر اور ٹانگ پر توجہ دی تو دونوں سے ابھی بھی خون بہہ رہا تھا۔

پھر۔۔۔ وہ مشین میری ٹانگ کے مختلف حصوں میں سوراخ کرتی گئی۔ خون کے "فوارے نکلنے لگے۔ وہ درد۔۔۔ آہ۔۔۔ وہ درد شاید کبھی کسی نے محسوس نہ کیا ہو۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

"میرے منہ سے بس کراہنے کی آواز ہی نکل پائی

اب کے میں نے چونک کر اس کی دوسری ٹانگ دیکھی۔۔۔ ٹانگ کے اوپر کپڑے

میں پانچ چھ سوراخ ظاہر ہونے لگے۔ اور خون۔۔۔۔ میں اس پر بیتنے والا ایک

ایک پل دیکھ رہا تھا۔ سامنے۔۔۔ اپنی آنکھوں سے۔۔۔ سب کچھ۔۔۔ میرا دل بیٹھا

جارہا تھا۔ آخر وہ کیا چیز تھی جو اس قدر حسین اور معصوم سی لڑکی کے ساتھ ایسا

ظالمانہ سلوک کر رہی تھی؟ میری رگوں کو کنوٹین کی ضرورت شدت سے محسوس

ہونے لگی۔ میں نے کانپتے ہوئے ایک سگریٹ نکالی اور مشکل سے اسے سلگایا۔ پہلا

کش لیتے ہی کچھ حواس بحال ہوئے۔ مجھے سگریٹ جلاتا دیکھ وہ ایک پل کو خاموش

ہو گئی۔ جب میں اپنا کام نمٹا چکا تو اس نے کہانی وہیں سے شروع کی۔۔۔

پھر مشین رک گئی۔ رفتہ رفتہ ہوا میں تیرتی ہوئی میز پر جا پڑی۔ "میرے۔۔۔"

ساتھ ایسا۔۔ کیوں؟؟ کلک۔۔ کیا۔۔ کیا بگاڑا ہے۔۔۔۔۔ تہمت تمہارا۔۔ میں

## Classic Urdu Material

نے؟" یہ جملے ادا کرنے میں مجھے جیسے صدیاں لگیں۔۔ اور پھر تب مجھے ایسے لگا جیسے میرا ذہن اور سوچ کسی کے قابو میں آگئے ہوں۔ مجھے اپنے تخیلات میں ایک "فلم چلتی محسوس ہوئی۔ شاید وہ جواب تھا۔۔۔

اس نے وقفہ دیا۔ جیسے اب اس کی توجہ اس تخیلاتی فلم کی طرف ہو۔ میں نے بے چینی سے کروٹ بدلی۔

آہ!!!! اب مجھے معلوم ہونے لگا کہ میرا قصور کیا تھا۔ کاش میں نے وہ غلط راستہ "

" نہ اپنایا ہوتا۔ کاش میں نے اس کا حق نہ مارا ہوتا۔ کاش کہ وہ نہ مرتا۔۔۔۔

وہ پھر خاموش ہو گئی۔ اب کے اس کی آواز میں پچھتاوا تھا۔ جو کہ میں واضح محسوس کر سکتا تھا۔

میں جس پوسٹ پر تھی وہاں مجھ سے پہلے کوئی اور تھا۔ اس لیے وہاں تک پہنچنے " کے لیے پہلے اسے راہ سے ہٹانا تھا۔ میں ایک امیر کبیر گھرانے سے تعلق رکھتی

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

تھی۔ اس لیے ایسا کرنا میرے لیے چندا مشکل نہ تھا۔ اس بندے پر کرپشن کا جھوٹا الزام لگا کر زبردستی اس سے استعفیٰ لیا گیا۔ اس کی جگہ میں نے لے لی۔ بدنامی کا داغ لیے وہ شخص جب باہر نکلا تو سارا معاشرہ اس پر تھو تھو کرنے لگا۔ کوئی بھی اسے ملازمت دینے کو تیار نہ تھا۔ اور پھر ایک دن اس نے خودکشی کر لی۔ وہ خبر مجھ تک "بھی پہنچی۔ بجائے پشیمان ہونے کے الٹا میں نے اسے بزدل کہا۔

وہ اب باقاعدہ رورہی تھی۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ آج اس حالت میں واقعی اپنے کیے پر شرمندہ تھی۔ یا صرف اس لیے پچھتا رہی تھی کہ اگر وہ ایسا نہ کرتی تو بچ جاتی؟ مگر پھر سوال یہ تھا کہ اس سارے معاملے کا اس ندیدہ قوت سے کیا تعلق تھا؟ وہ کیوں اس سے انتقام لینے پر تلی ہوئی تھی؟ بہت سے سوالات تھے جن کا جواب صرف اسی لڑکی کے پاس تھا۔

پھر وہ فلیش بیک ختم ہو گیا۔ میرے سامنے دیوار پر ایک سایہ بننے لگا جو آہستہ

## Classic Urdu Material

آہستہ گہرا ہوتا ہو گیا۔ پھر۔۔۔ پھر سب کچھ واضح ہو گیا۔ وہ میرے سامنے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر درندگی اور وحشت تھی۔ وہ مر کر واپس آیا تھا۔ مجھ سے اپنے ساتھ کی گئی نا انصافی کا بدلہ لینے۔ اب میرا انجام واضح تھا۔ میں نے اپنی تمام تر توانائی یکجا کی اور اس کے سامنے ہاتھ باندھے۔ مگر۔۔۔ وہ تو بس نفرت اور حقارت سے مجھے تکے جارہا تھا۔

اس لڑکی نے جو کچھ بھی کیا تھا اس کے باوجود وہ میری ہمدردی کا مرکز تھی۔ شاید اس لیے کہ وہ خوبصورت تھی۔ یا پھر محض اس لیے کہ وہ ایک لڑکی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ میری طرف بڑھنے لگا۔ اس کی کپٹی میں ایک گہرا گڑھا تھا۔ جس "

سے مسلسل خون اور کوئی مائع بہہ رہا تھا۔ میں وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی۔ میں مدد کے لیے چلانا چاہتی تھی۔ مگر زبان کے ساتھ ساتھ میرا پورا جسم گنگ ہو چکا تھا۔ وہ میرے قریب پہنچ کر دوزانوں بیٹھ گیا۔ اور دیوانہ وار ہنستے ہوئے پاگلوں کی طرح

## Classic Urdu Material

مجھے دیکھنے لگا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ میری کنپٹیوں اور انگوٹھے آنکھوں پر رکھے۔ اور پھر وہ انگوٹھے دباتا گیا۔ درد۔۔۔ درد تو بہت حقیر سا لفظ ہے اس سب کے سامنے جس سے میں گزر رہی تھی۔ اس کے انگوٹھے میری دونوں آنکھوں میں پیوست ہو گئے۔ کچھ دیر بعد جب اس نے ہاتھ ہٹائے تو میں نابینا ہو چکی تھی۔ اپنے گالوں پر خون کی دھاریں محسوس کر رہی تھی

اس کی وہ خوبصورت سبز آنکھیں۔۔۔ جواب تک مجھ پر مرکوز تھیں۔۔۔ آہ۔۔۔ اب محض دو گڑھے بن چکی تھیں۔ اس کے گالوں پر خون کی دھاریں بہہ رہی تھیں۔ میں وہ منظر نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ مگر شاید میں سپینوٹائزڈ ہو چکا تھا۔ شاید مجھے وہ منظر دیکھنے پر مجبور کیا جا رہا تھا۔

اب ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اسی وقت میرے کانوں میں ایک بھاری "بھر کم آواز پڑی۔۔۔" مہرین میڈم۔۔۔ تم نے فطرت کی تزییل کی ہے۔ فطرت

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

خوبصورت ہے۔ تم نے اسے بد صورت بنانے کی کوشش کی۔ مگر قانونِ فطرت ہے کہ جو بھی اس کی خوبصورتی کو بگاڑنے کی کوشش کرتا ہے فطرت اسے نہیں بخشتی۔۔۔" اس آواز میں۔ غصہ، حقارت، نفرت، طنز سب کچھ تھا۔ تب مجھے اپنی گردن پر دو طاقتور ہاتھوں کا بوجھ محسوس ہوا۔ وہ ہاتھ میری گردن پر اپنا گھیرا تنگ کرتے جاتے اور میری سانسیں رکتی جاتیں۔۔۔ اور پھر میں۔۔۔ مر گئی۔۔۔

اس کے آخری الفاظ جیسے میرے دل و دماغ پر ہتھوڑے بن کر برسے۔ اب میرے سامنے بولتی ہوئی لڑکی نہیں بلکہ ایک مردہ جسم تھا۔ وہ جسم زمین بوس ہو چکا تھا۔ میرے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔۔۔ میرا وہم و گمان سب جواب دینے لگا۔ یہ سب کیا تھا؟ مجھے اپنی حواس پر شبہ ہونے لگا۔ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔۔ نہیں یہ خواب نہ تھا۔ وہ لڑکی، اس کی کہانی، اور اب اس کا مردہ جسم سب حقیقت تھا۔ باہر ایک بار پھر بادل گرج رہے تھے۔۔۔ بجلی شدت سے چمک رہی

## Classic Urdu Material

تھی۔ مگر اس سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ وقت رک چکا تھا۔۔۔ جیسے  
یہ رات ہمیشہ یوں ہی رہنی ہو۔ تب مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے میرا ہاتھ خود بخود واپس  
کتاب کی طرف بڑھ رہا ہو۔۔۔ میں نے کسی انجانی طاقت کے ذریعہ اثر وہ کتاب  
دوبارہ اٹھائی۔۔۔ میرے سامنے دوسری کہانی کھلی پڑی تھی۔ میری نظر عنوان پر  
پڑی۔۔۔

گورکن "۔۔۔"

میں نے ناچاہتے ہوئے کہانی پڑھنا شروع کی۔۔۔

"میرا نام کبیر ہے۔۔۔"





"میرا نام کبیر ہے۔۔۔۔"

ایک بھاری بھر کم آوز میرے کانوں میں پڑی۔ میں نے چونک کر کرسی کی جانب دیکھا۔ اب کے اس لڑکی کی جگہ پر سفید لباس میں ملبوس ایک عام سی شکل و صورت کا ادھیڑ عمر شخص بیٹھا تھا۔ بظاہر وہ ایک مہذب انسان لگتا تھا۔ وہ بھی بغیر پلکیں جھپکائے مجھے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

میں ایک نامی گرامی تاجر تھا۔ اس رات میں اپنے کام کے سلسلے میں کہیں دور گیا "ہوا تھا۔ کام مکمل ہوتے ہوتے شام ہو چکی تھی۔ جلدی واپس پہنچنے کے لیے میں نے مختصر راستے کا انتخاب کیا۔ لوگ وہ راستہ لیتے ہوئے ڈرتے تھے۔ کیونکہ راستہ ویران تھا اور درمیان میں کئی سو سال پرانا قبرستان پڑتا تھا۔ مگر مجھے ان مافوق "الفطرت باتوں پر یقین نہ تھا۔ میں تو بس جلد ہی گھر پہنچنا چاہتا تھا

میری سوچوں پر ابھی تک وہی لڑکی سوار تھی۔ میری نظر بار بار اس کی لاش پر

جاتی۔

جوں جوں میں آگے بڑھتا جا رہا تھا شام کے سائے گہرے ہوتے جاتے "تھے۔ جب میں آبادی سے نکل کر سنسان جگہ پر پہنچا تو رات کا اندھیرا چھا چکا تھا۔ دور دور تک سوائے چند ایک درختوں اور ویران میدان کے سوا کچھ نہ تھا۔ تھکے تھکے ٹریفک بھی بالکل نہ تھی۔ مگر میں اپنی ہی دھن میں بلا خوف و خطر آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ سڑک بھی کافی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ مجھے گاڑی کی رفتار درمیانی رکھنی پڑ رہی تھی۔ جب میں تقریباً آدھا سفر طے کر چکا تو یکدم آسمان پر گہرے بادل چھا گئے۔ قبرستان والی جگہ تک پہنچتے پہنچتے طوفانی بارش شروع ہو گئی۔"

وہ چند لمحوں کے لیے خاموش ہوا۔ جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔۔

چند ہی لمحوں میں ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ تب تک میں قبرستان کے درمیان "

## Classic Urdu Material

داخل ہو چکا تھا۔ سڑک اب کچی تھی۔ پانی اس قدر زیادہ تھا کہ گاڑی بڑی مشکل سے چل رہی تھی۔ اور پھر قبرستان کے عین درمیان گاڑی رک گئی۔ معلوم نہیں کیا ہوا تھا۔ میں نے کئی بار سٹارٹ کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ میرا غصہ اور پریشانی بڑھنے لگے تھے۔ مجھے تو گاڑی کے حوالے سے کوئی خاص ٹیکنکل چیزیں بھی "معلوم نہ تھیں۔ موبائل اٹھایا تو سگنل نہ تھے۔ میں بری طرح پھنس چکا تھا۔

اب میری توجہ اس لڑکی سے ہٹ چکی تھی۔ میرے سامنے ایک اور کردار ایک نئی کہانی لیے بیٹھا تھا۔ میں ذہنی طور پر کسی بھی قسم کے حالات کے لیے خود کو تیار کرنے لگا۔

پھر میری نظر کچھ ہی فاصلے پر کھڑے ایک شخص پر پڑی۔ اس کے ایک ہاتھ میں "لاٹین اور دوسرے میں شاید چھاتا تھا۔ وہ میری طرف بڑھ رہا تھا۔ ونڈو کے بالکل پاس آکر اس نے شیشہ کھولنے کا اشارہ کیا۔ میں نے شیشہ کھولا تو وہ جھک کر بولا

## Classic Urdu Material

"کہاں جا رہے ہو صاحب؟"

میں نے اسے اپنی منزل بارے بتایا تو اس نے کہا

صاحب ابھی بہت دور ہو تم۔ یہ بارش رات بھر یو نہی رہے گی۔ یہاں کھڑے

"رہنا خطرے سے خالی نہیں۔"

"تو کیا کروں؟؟؟"

میں نے پوچھا۔

صاحب گاڑی ادھر ہی کھڑی کرو اور تم میرے ساتھ میرے جھونپڑے میں

"چلو۔"

اس نے مجھے آفر دی۔

"یہاں گاڑی کو تو کوئی خطرہ نہیں؟؟؟"

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

میں نے استفسار کیا

"نہ نہ صاحب۔ یہاں کوئی نہیں آتا سوائے چند ایک جانوروں کے"

مرتاکیانہ کرتا میں نے گاڑی وہیں چھوڑی اور اس کے پیچھے چل دیا۔

"صاحب میں یہاں کا گورکن ہوں۔ کئی سالوں سے ادھر ہی رہ رہا ہوں۔"

چلتے چلتے اس نے اپنا تعارف کروایا۔

سنا ہے لوگ اس راستے سے ڈرتے ہیں۔ اس قبرستان سے خاص کر خوفزدہ ہیں؟"

"کیا معاملہ ہے؟"

میں نے پوچھا۔

صاحب یہ مردوں کی دنیا ہے۔ مردے بھلا کس کو کیا کہیں۔ ڈرنا تو زندوں سے"

"چاہیے نا۔"



اس کی بات میں دم تھا۔۔

"تو تم نے اتنے سالوں میں یہاں کچھ نہیں دیکھا یا محسوس کیا؟"

ناصر صاحب۔ میری شاید ان مردوں سے اب دوستی ہو چکی ہے۔ اس لیے مجھے کچھ " نہیں کہتے۔

اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ بظاہر وہ مذاق کر رہا تھا مگر ناجانے کیوں مجھے اُس کا لہجہ اور ہنسی دونوں عجیب لگے۔

خیر سوائے کچھ جنگلی جانوروں کے میرا پالا اب تک کسی سے نہیں پڑا۔ سال میں " بس چند ایک بار یہاں سے آپ کی طرح کسی انسان سے ٹاکرا ہو جاتا ہے۔

باتیں کرتے کرتے ہم اس کے جھونپڑے تک پہنچ گئے۔ بارش بدستور جاری تھی۔ جھونپڑی کے اندر پہنچ کر اس نے لالٹین اوپر لٹکائی۔ اور مجھے مخاطب کرتے

ہوئے بولا

"صاحب تم یہاں بیٹھو۔ میں کچھ کھانے کا بندوبست کرتا ہوں"

اس سے پہلے کہ میں کچھ کہتا وہ جا چکا تھا۔ جھونپڑی میں ایک چارپائی پڑی تھی۔ میں  
"اس پر بیٹھ گیا"

میری نظر اس کے لباس پر پڑی تو وہ گیلا ہو چکا تھا۔ اس نے اپنی کہانی جاری رکھتے  
ہوئے کہا۔

میں حیران تھا کہ اس موسم اور قبرستان میں وہ کہاں سے کھانے کا بندوبست  
کرے گا۔ میں اپنی سوچوں میں غلطاں تھا کہ ایک دم میلے کچیلے لباس، بکھرے  
بالوں اور عجیب شکل کی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ وہ ہانپ رہی تھی۔ میں محتاط  
ہو گیا۔

## Classic Urdu Material

بھاگ جا یہاں سے۔ جتنی جلدی ہو سکے اپنی جان بچا۔ بھاگ جا۔۔۔ بھاگ"

"جا۔۔"

اتنا کہتے ہی وہ اٹے قدموں مڑی اور جس تیزی سے آئی تھی اسی تیزی سے واپس چلی گئی۔ میں حیران اور خوفزدہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ میری سمجھ میں کچھ نہ آرہا تھا۔ کچھ ہی لمحوں بعد وہ گورکن اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں سالن سے بھرا لوہے کا ایک پرانا سا کٹورا اور چند روٹیاں تھیں۔ اس نے سامان چارہائی پر رکھا اور بولا

www.classicurdumaterial.com  
supp...  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/  
صاحب آج گوشِ ت بنایا تھا۔ تمہاری قسمت تھی اس لیے سالن بچ گیا۔ تم"

"کھاؤ میں جب تک پانی لاتا ہوں

وہ ایک بار پھر باہر چلا گیا۔ بھوک لگی ہوئی تھی اس لیے میں نے بنا کچھ اور سوچے کھانا شروع کر دیا۔ شور بہ انتہائی لڑی تھا۔ پھر ایک نوالے کے ساتھ شاید ایک بوٹی

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

منہ میں چلی گئی۔ میں نے چبانا چاہا مگر وہ سخت تھی۔ میں نے انگلی کے ذریعے وہ بوٹی باہر نکالی تو میرے اوسان خطا ہو گئے۔ وہ انسانی انگلی تھی۔ مجھے متلی سی آنے لگی۔ وہ انگلی میں نے فوراً نیچے پھینک دی۔ پھر ایک خیال کے تحت میں نے سالن کے اندر ہاتھ ڈالا تو۔۔۔ برتن کے پیندے میں مزید پانچ چھ انگلیاں پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے فوراً اپنے منہ میں انگلیاں ڈال کر الٹی کرنے کی کوشش کی۔ مگر اب کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ مجھے اس لڑکی کی بات یاد آنے لگی۔ میں نے ایک خیال کے تحت جھونپڑے سے باہر جھانک کر دیکھا۔ کچھ ہی فاصلے پر گورکن ایک جگہ پکڑے جھونپڑے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ بظاہر وہ اکیلا تھا مگر حیران کن طور پر وہ شاید کسی سے باتیں کرتا اور ہنستا آ رہا تھا۔ میں نے تیزی سے زمین پر پڑی وہ انگلی اٹھا کر سالن میں رکھی۔ سالن کو واپس ڈھانپا اور چار پائی پر بیٹھ گیا۔

میں اب اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ سکتا تھا۔ وہ خوفزدہ تھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

اس نے جھونپڑی میں داخل ہوتے ہی پوچھا

"صاحب تمہارے لیے شربت لایا ہوں۔ اور سالن کیسا تھا؟"

اس نے گلاس میں "شربت" ڈالتے ہوئے پراسرار لہجے میں پوچھا۔

"اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ اچھا تھا سالن۔ اچھا تھا"

میں نے گھبرا کر کہا۔ اس نے وہ گلاس میرے ہاتھ میں تھمایا اور خود ایک کلہاڑا اٹھا

کر جھونپڑی کے کونے میں جا بیٹھا۔ میں نے احتیاطاً گلاس کے اندر جھانکا۔۔۔ اس

میں شربت کی بجائے تازہ اور گاڑھا خون تھا۔

"پو صاحب۔ شربت پیو۔ اگر نہ پیو گے تو ہم کو برا لگے گا۔"

وہ کلہاڑے کی دھار تیز کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں انتہائی بھیانک سی چمک اور

لہجے میں دھمکی تھی۔ اب میں اس سے ڈرنے لگا تھا۔ میں نے ناک پر ہاتھ



## Classic Urdu Material

رکھا، آنکھیں بند کیں اور زبردستی ایک گھونٹ بھرا۔ خون کا نمکین ذائقہ میرے منہ میں بھر گیا۔ میں نے بمشکل خود کو قے کرنے سے روکا۔

اوہ! میں تو بھول ہی گیا صاحب۔ میرے کچھ دوست تم سے ملنا چاہتے ہیں۔ آ جاؤ" اندر

اس نے زور سے آواز لگائی۔ دوست؟؟؟؟ میں اپنی جگہ پر سمٹنے لگا۔ میری نظر "جھونپڑے کے دروازے پر تھی۔

اب کے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ جن میں واضح خوف ہی خوف تھا۔ میں نے اضطراب میں سگریٹ سلگائی۔

دروازے سے انتہائی لمبے اور برابر قد کے چار خوفناک مرد داخل ہوئے۔ ان کے "چہرے رات کی طرح سیاہ اور آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ تھیں۔ انہوں نے کفن نما لمبے سے لباس پہن رکھے تھے۔ یا پھر وہ شاید کفن میں ہی تھے۔۔۔ میری

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

نظر بائیں طرف کھڑے ایک شخص کے ہاتھ پر پڑی تو مارے خوف کے میری چیخ نکل گئی۔ اس کے ہاتھ میں اسی لڑکی کا تازہ کٹا ہوا سر تھا۔ جس سے خون ٹپ ٹپ برس رہا تھا۔ میں ہسٹیریکلی اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہوا اور ان کے درمیان سے بھاگنے کی کوشش کی۔ مگر ان میں سے ایک نے مجھے پھرتی کے ساتھ گردن سے پکڑا اور کھلونے کی طرح ہوا میں کچھ دیر معلق رکھنے کے بعد چار پائی پر پٹخ دیا۔ مارے درد کے میری چیخیں نکلنے لگیں۔ انہوں نے چار پائی کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ چاروں نے اپنا اپنا بایاں ہاتھ اوپر اٹھایا۔ ہر ایک کے ہاتھ میں انتہائی تیز "دھار خنجر تھا۔۔۔"



وہ چپ ہو گیا۔ میری بے چینی بڑھ گئی۔ اس کی نظریں بدستور مجھ پر جمی ہوئی

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

تھیں۔ ان خوفناک مردوں کی دہشت میں اس کی آنکھوں میں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی کہانی شروع کی۔۔۔

خنجروں سمیت ان کے ہاتھ فضاء میں تھے۔ دہشتناک نگاہیں مجھ پر جمی ہوئی تھیں۔

رک جاو۔۔۔ "گور کن نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ چاروں نے ایک ساتھ مڑ کر گور کن کی طرف دیکھا۔

ابھی نہیں۔ یوں کھیل میں کوئی مزا نہیں رہے گا۔" چاروں کے چہروں پر کوئی تاثر نہ ابھرا۔

صاحب ہم تمہیں بھاگنے کا موقع دیں گے۔ اگر تم قبرستان کی حدود پار کر گئے تو "تمہاری زندگی تمہاری ورنہ ہماری

## Classic Urdu Material

اس نے مجھ پر احسان کرتے ہوئے کہا۔ وہ چاروں اس کی بات سن کر ایک طرف ہو گئے۔

بھاگو صاحب بھاگو۔ اس سے پہلے کے میرے دوست قابو میں نہ رہیں بھاگ " جاو

گورکن نے مکاری سے ہنستے ہوئے کہا۔ مجھے جان بچانے کا موقع مل رہا تھا۔ میں پلک جھپکنے میں اپنی جگہ سے اٹھا۔ تیر کی مانند جھونپڑے سے نکلا۔ جدھر کو منہ تھا

اسی سمت دوڑا۔ حیرت کی بات تھی کہ ان میں سے کوئی میرے پیچھے نہ بھاگا۔ بارش رک چکی تھی۔ مگر چہار طرف دلدل بنی ہوئی تھی۔ میں گرتا پڑتا شاید " قبرستان کے درمیان پہنچ چکا تھا۔

اب کے وہ خود بھی ہانپ رہا تھا۔ ایسے جیسے ابھی بھی وہ بھاگ رہا ہو۔

اسی بھاگم بھاگ میں اچانک کسی چیز نے میرا پاؤں جکڑ لیا۔ میں نے جو نیچے مڑ کر

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

دیکھا میرے اوسان خطا ہو گئے۔ یہ لوہے کا گول شکنجہ تھا۔ جس کے ہر طرف نوکیں نکلی ہوئی تھیں۔ جیسے مجھے پھنسانے کے لیے پہلے ہی بچھایا گیا ہو۔ میں نیچے بیٹھ کر ہزینہ کفیت میں اپنے پاؤں کو شکنجے کی جکڑ سے آزاد کرانے لگا۔ درد کی شدت مجھے مزید پاگل کیے جا رہی تھی۔ مگر کچھ نہ ہوا۔ میں اپنی کوشش میں مصروف تھا کہ مجھے انتہائی بھیانک قہقہوں کی آواز سنائی دی۔ میں نے سراٹھا کر دیکھا وہ چاروں چند فٹ کے فاصلے پر مجھے گھیرے ہوئے تھے۔ گور کن کچھ فاصلے پر ایک بلند قبر کے اوپر گھٹنوں کے بل بیٹھا دیوانہ وار ہنستا جا رہا تھا۔ میری ہمت جواب دینے لگی۔ موت رفتہ رفتہ میری طرف بڑھ رہی تھی۔ اچانک ان چاروں میں سے ایک نے میری طرف کچھ پھینکا۔ یہ ایک الیکٹریکل آری تھی۔ جو اپنے دندانوں سے بالکل نئی معلوم ہوتی تھی۔ میں نے حیرت اور خوف کے ملے جلے اثرات سے گور کن کی طرف دیکھا۔



صاحب۔۔۔ ایک بات تو پکی ہے کہ یہ شکنجہ تو اب ہم سے بھی نہ کھلے گا۔ اس سے "

جان چھڑانے کے لیے تمہارا پاؤں ہی کاٹنا پڑنا۔ اب تمہارے پاس دو راستے ہیں۔ اول یہ کہ ہم خود تمہارا پاؤں کاٹیں اس صورت میں تمہاری زندگی ہماری۔ دوئم آری تمہارے پاس پڑی ہے۔ یہ کام تم خود کرو۔ اس صورت میں تمہیں ایک " بار پھر بھاگنے کا پورا پورا موقع دیا جائے گا

وہ ایک بار پھر پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا۔ بھاگنے کا موقع؟؟؟ ایک پاؤں کے ساتھ؟؟؟؟ یعنی مجھے خود اپنے ہاتھوں اپنا ہی پاؤں کاٹنا ہوگا؟؟؟؟ کچھ لمحوں کو تو اس امر پر میں نے موت کو ہی ترجیح دی۔ مگر پھر۔۔۔ جب انسان کو جان کے لالے پڑے ہوں تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔ میں نے کانپتے ہاتھوں آری اٹھائی۔ اسے آن کیا۔ آری کی آواز میری سماعتوں کو چیرنے لگی۔ ایک بار پھر میں نے موت کے بارے سوچا۔۔۔ اور۔۔۔ یکدم شکنجے کے تھوڑا پیچھے ٹخنوں کے ساتھ ہی۔۔۔ میں

## Classic Urdu Material

نے آری چلا دی۔۔۔ آری میری ہڈی کو چیرتی جاتی۔۔۔ خون کے فوارے  
پورے چہرے تک پہنچتے جاتے۔۔۔ میں مارے درد کے چیختا جاتا۔۔۔ گور کن ہنستا  
"جاتا"

کہانی کے اس موڑ پر پہنچ کر میرے اپنے جسم پر کپکپاٹ تاری ہو گئی۔ میں نے آہستہ  
آہستہ اس کی ٹانگوں کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ وہ منظر انتہائی دردناک تھا۔ اس کی  
ٹانگ سے چھیتھڑوں اور خون کی جیسے بارش ہو رہی تھی۔ جیسے بنا آری کے میرے  
سامنے ہی ٹانگ کاٹی جا رہی ہو۔ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔  
بالآخر وہ انتہائی عزیت ناک لمحات میرے پاؤں کے ٹانگ سے الگ ہوتے ہی ختم  
ہو گئے۔ مگر وہ درد۔۔۔ آہ۔۔۔ کبھی کوئی اپنے ہاتھ سے اپنا ہی پاؤں نہ کاٹے۔ جیسے  
ہی پاؤں کٹا۔ میں بڑی مشکل سے اپنے باقی ماندہ پاؤں پر کھڑا ہوا۔ اور جمپ لگانا

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

شروع کر دیے۔ دوسری ٹانگ سے خون مسلسل بہہ جا رہا تھا۔ میرا سر چکراتا جا رہا تھا۔ میں انتہائی کمزور پڑتا جا رہا تھا۔ مگر مجھے اپنی سانسوں کی بقاء کیلئے اسی ایک ٹانگ پر چلتے رہنا تھا۔ گورکن ان چاروں سمیت ویسے ہی قہقہے لگاتا میرے پیچھے آہستہ "آہستہ چلتا آ رہا تھا۔"

مجھے سگریٹ کی طلب محسوس ہوئی۔ جو نہی میں نے پیک کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ خاموش ہو گیا۔ میرے سگریٹ سلگانے تک وہ یونہی چپ چاپ کرب بھری نگاہوں سے مجھے دیکھتا رہا۔

کچھ لمحات چھپن چھپائی کا یہ کھیل جاری رہا۔ تب میری ہمت جواب دے "گئی۔ دل دل نے میرا ایک پاؤں پر لڑکھڑا کر چلنا محال کر دیا۔ میں نے خود کو نیچے جانے دیا۔ اب میں کہنیوں کے بل رینگ رہا تھا۔ یوں ہی رینگتے رینگتے اچانک مجھے نیچے سے کسی مخلوق نے آن گھیرا۔ وہ جو چیز بھی تھی مجھے زمین کے اندر ہی اندر

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

دھنساتی جا رہی تھی۔ میرے حواس اب مکمل طور پر جواب دینے لگے۔ میرا دم گٹھنے لگا۔ اسی لمحے اس مخلوق نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں بڑی مشکل سے پیٹ کے بل رینگتا ہوا ایک نسبتاً اونچی اور خشک جگہ پر پہنچ گیا۔ اب میری طاقت جواب دے چکی تھی۔ میں وہیں پڑا رہا۔ کچھ ہی دیر بعد گورکن اپنے ان "دوستوں" سمیت میرے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔

پتچ پتچ پتچ۔۔۔ کیا ہوا صاحب؟؟؟ بس؟؟؟ اتنے میں ہی تھک گئے؟؟؟ مطلب "اب تمہاری زندگی ہماری

میں نے آنکھوں میں آئے کیچڑ کے ذرات صاف کرتے ہوئے اس کی جانب

"دیکھا۔ مجھ سے کچھ بولانہ جا رہا تھا۔ بس اس کے سامنے ہاتھ باندھ دیے۔۔۔

اب کبیر نامی اس تاجر کی حالت لمحہ بالمحہ غیر ہونے لگی۔ میرے لیے بھی وقت

وہیں رک چکا تھا۔ میں اسے تسلی دینا چاہتا تھا۔۔۔ تسلی؟؟؟ مگر کس کو؟؟؟

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

میرے جڑے ہاتھ خوف، درد اور کمزوری کے مارے مسلسل کانپ رہے تھے۔  
گورکن نے انتہائی سنجیدگی سے میرے ہاتھوں کی طرف دیکھا اور پھر ایک خوفناک  
قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

ناصر صاحب ناب بس۔ تجھے بہت مواقع دیے۔ اب وقت آگیا ہے کہ تیرے  
گناہوں کا ازالہ ہو۔ ان تمام مظلوموں کے بدلے کا وقت۔۔۔ جن کا حق مار کے تم  
"آج ایک نامی گرامی تاجر بنے ہو۔"

اتنا کہہ کر اس نے ان چاروں کو اشارہ کیا۔ وہ میری طرف بڑھے۔ میں ایک آدھ  
فٹ رینگنے میں کامیاب ہوا ہی تھا کہ ایک نے میری گردن آن دبوچی۔ انہوں نے  
مجھے ایک نسبتاً چھوٹے درخت سے الٹا لٹکا دیا۔ اور پھر۔۔۔ ایک بندہ ٹوکہ لے کر  
میری طرف بڑھا۔ دوسرے نے میرا ایک ہاتھ کھینچا اور تیسرے نے دوسرا۔ ٹوکہ  
برداری نے ٹوکہ فضاء میں بلند کیا۔۔۔ یوں میرے دونوں ہاتھ میری آنکھوں کے

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

سامنے لمحوں میں ہی کٹ کر زمین پر جا گرے۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا  
"چھانے لگا۔ اب میری موت بہت قریب پہنچ چکی تھی

میرے لیے وہ منظر انتہائی افیت ناک تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ کٹ کر میرے  
سامنے فرش پر پڑے تھے۔ فرش اب خونی سیلاب کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ہر طرف  
خون ہی خون۔ کٹے ہوئے ہاتھ، کٹا پاؤں۔۔۔ نجانے آج قدرت مجھے مزید کیا کیا  
دیکھانا چاہتی تھی۔۔۔ کبیر کی کہانی اختتام کی جانب بڑھ رہی تھی۔

جب انہیں لگا کہ میں آخری سانس لے رہا ہوں۔ انہوں نے اپنا آخری وار "  
کیا۔ میری آنکھوں نے آخری منظر دیکھا۔ ایک تلوار فضاء میں بلند ہوئی۔ میری  
"گردن ہوا میں اڑتی ہوئی گورکن کی گود میں جا گری

اتنا کہنا تھا کہ کبیر کے دھڑ سے اس کا سر جدا ہوا اور اڑ کر میرے قدموں میں  
آپڑا۔ میں ایک زوردار چیخ کے ساتھ اپنی جگہ سے اچھلا۔ مارے خوف کے میرے

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

جسم پر کپکپی طاری ہو گئی۔ اس کا دھڑاب مہرین کی لاش کے ساتھ پڑا تھا۔ کافی وقت لگا مجھے اپنی حالت سنبھالنے میں۔ اور پھر وہیں سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ کتاب میرے ہاتھ میں تھی۔ تیسری کہانی کا ٹائٹل میرے سامنے تھا

"اپارٹمنٹ"

"میرا نام عائشہ ہے۔۔۔"



پہلی دو کہانیوں کی طرح اس بار بھی میرے کانوں میں آواز پڑی۔ میں نے فوراً گردن اٹھا کر دیکھا۔ میرے سامنے ایک بار پھر ایک لڑکی بیٹھی تھی۔ لمبا سا قد اور گوری چٹّی۔

میرا نام عائشہ ہے۔۔۔ اباجی کا تبادلہ شہر سے دور ایک قصبے میں ہوا تھا۔ اباجی کو "اس قصبے میں رہائش کے لیے ایک چھوٹا سا اپارٹمنٹ ملا تھا۔ دو کمروں، کچن اور

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

ملحقہ واش رومز پر مشتمل یہ اپارٹمنٹ شاید چند سال پہلے ہی تعمیر کیا گیا۔ ہمارا خاندان بھی اس اپارٹمنٹ کی طرح چھوٹا سا تھا۔ میں، میری چھوٹی بہن اور اماں، ابا۔ ہم سب بہت اچھی اور خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے۔ ابا جی نے ہم بہنوں کو کبھی کوئی کمی نہ ہونے دی۔ میں اس وقت اپنی گریجویشن مکمل کر چکی تھی جبکہ ہانیہ ابھی فرسٹ ایئر میں تھی۔ خیر ہم سب ابا جی کے ساتھ اس اپارٹمنٹ میں منتقل ہو گئے۔ شروع کے چند دن آرام سے گزرے۔ ہانیہ کا قصبے سے کچھ دور ایک نسبتاً اچھے کالج میں داخلہ کر دیا گیا۔ میں ماسٹرز میں ایڈمیشن کے لیے کوشش میں لگ گئی۔ ابا جی دن کو ڈیوٹی پہ چلے جاتے۔ اماں گھر کے کاموں میں مشغول ہو جاتیں۔ اس طرح ہم رفتہ رفتہ اس نئے ماحول میں ایڈجسٹ ہونے لگے۔ چند دن میں ہمسائیوں کے ہاں بھی آنا جانا لگ گیا۔ اسی وقت ہمیں ایک ہمسائی نے خبردار کیا کہ یہ اپارٹمنٹ انتہائی پر اسرار ہے۔ جو بھی یہاں آتا ٹک کر نہ رہ سکتا۔ مگر ہمیں

## Classic Urdu Material

"ان باتوں پہ زیادہ یقین نہ تھا اس لیے ہنس کر ٹال گئے۔

اس کی آواز میں ایک جادو تھا۔ وہ بہت اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر بات کر رہی تھی۔ وہ کسی کو بھی اپنے اس لہجے کی بنیاد پر اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

اس رات میں اپنے کمرے میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی۔ ہانیہ میرے ساتھ ہی " سوئی ہوئی تھی۔ رات کے تقریباً 12 بج چکے تھے۔ میری عادت تھی کہ 12 تک

بیٹھ کر مطالعہ کرتی اور پھر سو جاتی۔ اپنی روٹین کے مطابق میں نے ناول سائیڈ پر

رکھا اور بتی بجھانے کے لیے اٹھی۔ جو نہی میں لائٹ آف کر کے مڑی میرے

سامنے انتہائی خوفناک منظر تھا۔ میں نے دیکھا کہ میری جگہ پر سفید لباس میں

ملبوس کوئی عورت ہانیہ کو دیکھے جا رہی تھی۔ اس کا قد لمبا، بال انتہائی باریک اور چہرہ

ایسے تھا جیسے ہڈیوں کے اوپر مصنوعی جلد لگادی گئی ہو۔ میں خوف کے مارے زور

سے چلائی اور واپس سوئچ کی جانب مڑی۔ جیسے ہی لائٹ دوبارہ آن کی اور مڑ کر

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

دیکھا تو وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ میں نے لائٹ یو نہی جلی رہنے دی اور ڈرتے ڈرتے اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔ شکر کہ ابایا اماں نے میری چیخ نہیں سنی۔ ورنہ میں انہیں کیا "بتاتی اور کیسے یقین دلاتی۔ وہ رات میں نے جاگ کر گزاری۔

وہ کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی۔ میں اس کی آواز کے خمار میں تھا۔ دل چاہتا تھا کہ وہ بولتی رہے۔

دوسرے دن میں نے کسی سے اُس بات کا تذکرہ نہیں کیا۔ دن بھر میں کچھ "

خوفزدہ کچھ حیران رات والے واقعے بارے سوچتی رہی۔ شام ہوئی ابا واپس

آگئے۔ کھانا وغیرہ کھا کر کچھ دیر باتیں ہوئیں۔ پھر ابا باہر چلے گئے۔ اماں اور ہانیہ

ڈرامہ دیکھنے لگ گئیں۔ میں کچن میں برتن وغیرہ سمیٹنے لگی۔ کام مکمل کرنے کے

بعد میں ہاتھ دھو کر جو نہی مڑی میرے اوسان خطا ہو گئے۔ وہیں عورت کچن کے

دروازے پر کھڑی تھی۔ پہلے کی طرح اُس نے ایک لمبا سا گاؤن نماسفید لباس پہن



## Classic Urdu Material

رکھا تھا۔ اُس کے چہرے پر سوائے مردگی کے کوئی تاثر نہ تھا۔ وہ اپنی خوفناک نگاہوں سے مجھے گھورے جا رہی تھی۔

"ککک۔۔ کون ہیں۔۔ آآ۔۔ آپ؟؟؟"

میں چلائی۔

"کیا ہوا عائشے؟؟؟"

شاید اس بار اماں تک میری آواز پہنچ چکی تھی۔ جو نہی اماں نے آواز لگائی وہ عورت

پہلے کی طرح غیب ہو گئی۔ میں نے تھوڑی دیر اپنے خوف پر قابو پایا اور پھر کہا

"کچھ نہیں اماں۔۔۔ سچ۔۔ چوہا تھا چوہا"

اُدھر سے امی اور ہانیہ کے مشترکہ قہقہوں کی آواز آئی۔ مگر میری توجہ ان قہقہوں

پر نہیں بلکہ اس تیسری آواز پر تھی جو ان کے قہقہوں کے ساتھ گونج رہی تھی۔

## Classic Urdu Material

جیسے کوئی زور زور سے رو رہا ہو۔ میں فوراً می اور ہانیہ کی طرف کی دوڑی۔ مجھے یوں ہانپتا کانپتا دیکھ ہانیہ ایک بار پھر ہنسی

"کیا آپ اتنی بڑی ہو کر اتنے چھوٹے چوہے سے ڈر گئی ہو"

میں نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا اور اماں کے ساتھ دُک کر بیٹھ گئی۔ انہوں نے پیار سے میری گال تھپتھپائی اور پھر ڈرامے میں مشغول ہو گئیں۔

"میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔"

نجانے کیوں اسکے ہر جملے کے ساتھ میری اس کی طرف کشش بڑھتی جاتی تھی۔ میں نے اپنی توجہ بٹانے کے لیے سگریٹ سلگالی۔

اس رات میں دیر تک جاگتی رہی۔ مگر کچھ نہ ہوا۔ صبح ہوئی اور سب اپنی روٹین پر

لگ گئے۔ شام تک میں اسی تذبذب میں رہی کہ اماں کو بتاؤں یا نا۔ بلا آخر میں نے

فیصلہ کیا کہ اگر آج رات پھر کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہے تو صبح ہوتے ہی میں اماں کو بتا

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

دوں گی۔ اباجی کی اس رات نائٹ ڈیوٹی تھی۔ کھانا کھا کر ہانیہ ٹی۔ وی دیکھتے دیکھتے اُدھر ہی اماں کے ساتھ سو گئی۔ جس رات ابا ڈیوٹی پہ ہوتے ہانیہ ایسا ہی کرتی۔ مطلب اُس رات مجھے اکیلے سونا تھا۔ زندگی میں پہلی بار مجھے اکیلے سونے سے اس قدر خوف آ رہا تھا۔ مگر سونا تو اکیلے ہی تھا۔ رات 12 بجے تک معمول کے مطابق میں ناول پڑھتی رہی مگر میرا ذہن منتشر رہا۔ میں خوفزدہ کسی خوفناک واقعے کے انتظار میں تھی مگر کچھ نہ ہوا۔ میں نے ڈرتے ڈرتے لائٹ آف کی اور فوراً لیٹ کر اپنے اوپر چادر لے لی۔ جیسے کسی خطرے کی صورت میں وہ چادر ہی میرا واحد سہارا تھی۔ مختلف آیات کا ورد کرتے کرتے مجھے نیند نے آن لیا۔ نجانے وہ کون سا پھر تھا جب کسی پائل کی چھن چھن سے میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے ایسے لگا جیسے کوئی پائل پہنے میرے بیڈ کے گرد چکر لگا رہا ہو۔ رفتہ رفتہ پائل کی آواز بڑھنے لگی۔ پھر اس کے ساتھ ہی خوفناک قہقہوں کی آواز بھی میرے کانوں میں گونجنے لگی۔ میں

## Classic Urdu Material

نے چادر کو سختی سے اپنے اوپر لے لیا۔ خوف کی وجہ سے میرے پسینے چھوٹنے لگے۔  
میں چلانا چاہتی تھی مگر ڈر کی وجہ سے میری آواز بیٹھ گئی۔ یہ معاملہ کئی منٹوں تک  
چلتا رہا۔ تب اچانک پائل اور ہنسنے کی آواز رک گئی۔ کچھ دیر تک ایک گھمبیر سناٹا  
چھایا رہا۔ پھر مجھے ایسے لگا جیسے پاؤں کی طرف سے کوئی بیڈ پر بیٹھا ہو۔ میں نے فوراً  
اپنے پاؤں سمیٹ لیے۔ اب کسی لڑکی کے رونے کی آواز آنے لگی۔ پہلے پہل تو  
صرف سسکیاں تھیں۔ مگر آہستہ آہستہ وہ سسکیاں باقاعدہ رونے کی آواز میں  
ڈھل گئیں۔ جیسے کوئی انتہائی کرب میں ہو۔ رونے کی آواز اب بین میں تبدیل  
ہونے لگی۔ جیسے رونے والے کا کوئی مر گیا ہو۔۔۔۔۔ مارے خوف کے میری سانس  
اکھڑنے لگی۔ میں آیت الکرسی پڑھنا چاہتی تھی۔ مگر مجھے وہ یاد ہی نہ آرہی  
تھی۔۔۔

وہ بولتے بولتے رک گئی۔ اس کی آواز میں بے چینی اور خوف تھا۔ میرا دل چاہا کہ

## Classic Urdu Material

اس سے بات کروں۔ اس کی ڈھارس بندھاؤں۔ مگر جانتا تھا کہ یہ سب لا حاصل ہے۔ کبھی کبھی انسان اپنے جزبات محض اس "لا حاصل" کے ڈر سے مار ڈالتا ہے۔ میرے ساتھ بھی ویسا ہی کچھ ہو رہا تھا۔ میں سوائے اسے سننے کے کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اس لیے چپ چاپ مگر بے چین اس کی طرف متوجہ رہا۔

میں نے اس خوفناک آواز سے بچنے کے لیے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ مگر وہ آواز بدستور کرچیوں کی طرح میری سماعتوں کو گھائل کیے جا رہی تھی۔ جب کافی وقت تک یہ سلسلہ نہ رکا تو میں نے اپنی جگہ سے اٹھنے کا فیصلہ کیا۔ میرے لیے ایسا کرنا شاید ناممکن تھا۔ مگر تب ہی مجھے اباجی کی بات یاد آئی "میری عائشہ تو بہت ہی بہادر ہے۔" اباجی ایسا تب کہتے جب میں کسی مشکل میں ہوتی۔ اباجی کی یہ بات یاد آتے ہی میری ہمت کچھ بحال ہوئی۔ میں نے فوراً اپنے بیڈ سے "جست لگائی۔ اور دوڑتے ہوئے بورڈ کی جانب بڑھی۔۔۔"



## Classic Urdu Material

میرا اضطراب اس کی آواز کی لرزش کے ساتھ ساتھ بڑھنے لگا۔ کاش میں اس کے لیے کچھ کر سکتا۔۔۔ کاش میں اسے حوصلہ ہی دے پاتا۔ بظاہر اس لڑکی کی کہانی پچھلے دو کرداروں کی نسبت عام سی لگتی تھی۔ مگر اس کی آواز میں نرمی اور لہجے کی معصومیت مجھے اس کی طرف مسلسل مائل کیے جا رہی تھی۔ میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ مگر جذبات کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں بول پڑا

"پھر کیا ہوا؟؟؟"



پہلے کرداروں کی طرح اس نے بھی میری بات پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔ نجانے کیوں مجھے سخت مایوسی ہوئی۔ میں اسے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا۔ میں اس سے ہمکلام ہونا چاہتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ اسے بھی میرے "ہونے" کا

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

!!! ادراک ہو۔ مگر میرے چاہنے سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔۔۔

میں لائٹ کا سوئچ آن کر کے جیسے ہی مڑی وہاں پر کوئی نہ تھا۔ خوف سے میری "ٹانگیں اور ہاتھ کانپ رہے تھے۔ میں وہیں سے اٹے قدموں مڑی اور گرتے پڑتے اماں کے کمرے تک پہنچی۔ میں نے دیوانہ وار کمرے کا دروازہ بجانا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اماں اور ہانیہ حیران پریشان دروازے پر موجود تھیں۔۔۔

"کیا ہوا ہے عائشہ؟؟؟ میری جان کیوں اتنی گھبرائی ہو؟؟؟"

اماں کے لہجے میں اضطراب تھا۔ مگر میں اس وقت کچھ بھی کہنے سننے کی حالت میں نہ تھی۔ ہانیہ نے مجھے شانوں سے پکڑا اور بیڈ تک لے گئی۔

"آپی تم بیٹھو یہاں۔ میں پانی لاتی ہوں۔"

اس نے نرمی سے کہا۔ میں بس نیچے منہ کیے ہانپتی کانپتی جا رہی تھی۔ اماں نے میرا سر

پکڑا اور اپنی گود میں رکھ لیا۔

"کیا ہو امیری بیٹی کو؟؟ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ لیا ہے کیا؟؟؟"

اماں کی گود میں آکر میرا کچھ حوصلہ بحال ہوا۔ اتنے میں ہانیہ پانی لے آئی۔ پانی پی کر کچھ حواس بحال ہوئے۔۔۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے؟ میری بہادر بچی اتنی کیوں ڈری ہوئی ہے؟؟؟"

اماں نے میرے سر پر اپنا نرم سا ہاتھ پھیرا۔ میں نے ایک نظر اماں اور دوسری ہانیہ

پر ڈالی۔ پھر من و عن انہیں تمام واقعات بتا دیے۔ میری بات سن کر اماں کے

چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ ہانیہ نے ڈرتے ہوئے مجھے دیکھا۔ جیسے وہ

کچھ بولنا چاہتی ہو۔ پھر کچھ لمحے سوچنے کے بعد گویا ہوئی۔۔۔

کل آدھی رات پیاس کی وجہ سے میری آنکھ کھلی۔ میں پانی لینے کچن میں پہنچی۔

وہاں میں نے کرسی پر آپ کو بیٹھے دیکھا۔ وہ انتہائی غصے میں مجھے گھورے جارہی تھیں۔ میں نے جب پوچھا کہ کیا ہوا تو ایک دم سے کرسی سے کھڑی ہوئیں اور میرے سامنے آگئیں۔ میں کافی سہم گئی۔ آپ کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔ انہوں نے سختی سے مجھے شانوں سے پکڑا۔ اور کہا کہ ہم تمہیں لینے آئے ہیں۔ اس وقت مجھے یقین تھا کہ یہ آپ کی آواز نہیں ہو سکتی۔ اتنا کہتے ہی آپ فوراً پچن سے نکل گئیں۔ جب میں بھاگ کر واپس کمرے میں پہنچی تو آپ سکون سے وہاں سوئی پڑی تھیں۔ میں یہ سوچ کر کہ شاید آپ نیند میں چل رہی ہو چپ ہو گئی

ہانیہ کا اتنا کہنا تھا کہ میں اور اماں حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے۔ کیونکہ میں تو زندگی میں کبھی نیند میں چلی ہی نہ تھی۔ پھر اماں نے ہم دونوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا

اچھا تم دونوں ڈرو نہیں۔ میں صبح جیسے ہی تمہارے ابا آتے ہیں ان سے بات کرتی

"ہوں۔ ابھی تم دونوں میرے پاس سو جاو

## Classic Urdu Material

میں اور ہانیہ وہیں اماں کے پاس سو گئے۔ صبح ہانیہ کالج چلی گئی۔ ابا آتے ہی سو گئے تھے۔ میں اور اماں ان کے جاگنے کا انتظار کرنے لگے۔ جیسے ہی ابا جاگے انہیں ناشتہ دیا۔ ناشتے کے دوران ہی ابا نے میری اور اماں کی پریشانی بھانپ لی۔۔

"کیا ہوا آج دونوں ماں بیٹی پریشان کیوں ہیں؟"

ابا کے یہ کہتے ہی اماں نے میرے اور ہانیہ کے ساتھ ہونے والے تمام واقعات بیان کر دیے۔ ابا نے ساری بات غور سے سنی اور گویا ہوئے۔۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ چلو تم لوگ پریشان نہ ہو۔ میں کچھ کرتا ہوں۔"

"ناشتہ کرنے کے بعد ابا باہر چلے گئے۔"

وہ بولتے بولتے رک گئی۔ "بولتی رہو۔۔۔ تم چپ ہوتی ہو تو دنیا بھر کی مصیبتیں یاد

آ جاتی ہیں۔ تم بولتی رہو" میں اسے کہنا چاہتا تھا۔ مگر چپ رہا۔ اس کا وہ نرم اور



## Classic Urdu Material

شیریں لہجہ مجھے پاگل کیے جا رہا تھا۔ وہ جب بولتی مجھے لگتا جیسے آبخار بہہ رہی ہو۔ جیسے اس آبخار کے ساتھ بیٹھے سازندے ساز چھیڑ رہے ہوں۔ جیسے انہیں سازوں کے بیچ کوئل کو کو کر رہی ہو۔ اس کی آواز مجھے کالا جادو لگنے لگی۔ جو تیزی سے مجھے اپنے گھمبیر سایوں میں لپیٹ رہا ہو۔ میں نے مضطرب پہلو بدلا اور اس کی طرف دیکھا۔ وہ موم کا مجسمہ مجھے دیکھے جا رہی تھی۔ مگر ان آنکھوں میں کوئی تاثر نہ تھا۔

دوپہر کو ابا واپس آئے تو ان کے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔ شکل سے وہ 30 سے زیادہ "کانہ تھا۔ اماں اور میں نے سوالیہ نظروں سے ابا کی طرف دیکھا تو وہ بولے "یہ ولی شاہ ہیں۔ ایک دوست نے میری ملاقات ان سے کروائی۔ شاہ صاحب کافی "علم و عمل والے بندے ہیں۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ یہ معاملہ حل "کر دیں گے

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

میں نے اور اماں نے حیران ہو کر اوپر سے نیچے ولی شاہ کو دیکھا۔ وہ کسی بھی زاویے سے کوئی پیر یا بزرگ نہ لگتے تھے۔ چہرے پر انتہائی ہلکی سی برائے نام داڑھی۔ بلیک ٹی۔ شرٹ اور جینز میں ملبوس وہ تو کسی یونیورسٹی کے طالب علم ہی لگتے تھے۔ اسی حیرت میں میں یا اماں انہیں بیٹھنے کے لیے بھی نہ کہہ پائے۔

میں آپ کی پریشانی سمجھ گیا ہوں۔ مگر آپ میرے حلیے پر نہ جائیں۔ میں کوئی "روایتی پیر یا بزرگ نہیں ہوں۔"

ولی شاہ نے ہماری پریشانی بھانپتے ہوئے کہا۔ پھر اچانک اماں کو انہیں بیٹھانے کا خیال آیا۔ چائے وغیرہ پینے کے بعد انہوں نے سارے گھر کا چکر لگانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ابا ساتھ جانے لگے تو انہوں نے ابا کو روک دیا۔

"میں اکیلا جاؤں گا۔"

یہ کہہ کر انہوں نے ہم سب کو باہر انتظار کرنے کا کہا اور خود اندر چل دیے۔ کچھ دیر

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

بعد وہ واپس آئے۔ انہوں نے ہم سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور گویا ہوئے

عام طور پر میرے پاس جب بھی ایسا کوئی معاملہ آتا ہے تو میں سب سے پہلے "متعلقہ شخص کی سائیکی چیک کرتا ہوں۔ مگر آپ لوگوں کے معاملے میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ آپ سب باشعور اور پڑھے لکھے ہیں۔ اور دوسرا میں نے جیسے ہی آپ کی دہلیز پر قدم رکھا مجھے محسوس ہوا جیسے مجھے دھکیلنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ ایک قسم کی نیگیٹو انرجی تھی۔ باتوں کے دوران کئی بار محسوس ہوا کہ عائشہ کے ساتھ کوئی دوسری مخلوق بھی موجود ہے۔ لیکن جب میں اندر داخل ہوا تو ساری بات مجھ پر واضح ہو گئی۔"

ولی شاہ تھوڑی دیر کو خاموش ہو گئے جیسے وہ بولنے کے لیے الفاظ کے تانے بانے

بن رہے ہوں۔ پھر انہوں نے ہم تینوں کی طرف دیکھا اور محتاط انداز میں

بولے ولی شاہ تھوڑی دیر کو خاموش ہو گئے جیسے وہ بولنے کے لیے الفاظ کے تانے

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

بانے بن رہے ہوں۔ پھر انہوں نے ہم تینوں کی طرف دیکھا اور محتاط انداز میں بولے

مجھے خدا نے یہ صلاحیت دی ہے کہ میں پوشیدہ چیزوں کو بھی دیکھ سکتا" ہوں۔ لیکن ایسا صرف اس جگہ پر ہو سکتا ہے جہاں ایسی مخلوق وافر مقدار میں ہو۔ اور بہت شدت کے ساتھ ہو۔ میں جیسے ہی عائشہ اور ہانیہ کے کمرے میں داخل ہوا وہاں میں نے کچھ عجیب سے مناظر دیکھے۔ انکے بیڈ پر ایک کفن پوش عورت بیٹھی تھی۔ بیڈ کے ارد گرد تین چار بچے بیٹھے تھے۔ ان کی آنکھوں کی جگی پر کالے گڑھے اور چہرے پر کہیں کہیں دراڑیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان سب کے چہرے مجھ پر تھے۔ میں وہاں سے نکل کر آپ لوگوں کے کمرے میں گیا۔ وہاں وہی عورت بیڈ کے سرہانے کھڑی تھی۔ بیڈ پر ہانیہ سوئی تھی۔ وہ عورت رفتہ رفتہ ہانیہ کے اوپر جھکتی جا رہی تھی۔ مگر مجھے دیکھتے ہی وہ سیدھی ہوئی اور مجھ پر

"غرائی۔ میں فوراً باہر نکل آیا

ولی شاہ چپ ہو چکے تھے۔ ہم تینوں حیران پریشان ایک دوسرے کو تکتے جا رہے تھے۔ کیونکہ ہانیہ تو ابھی کالج سے لوٹی ہی نہ تھی۔

وہ ایک بار پھر چپ ہو گئی۔ میں نے سگریٹ کا پیک اٹھایا اور ایک سگریٹ نکال کر سلگالی۔ دھوئیں کے بیچ سے اس کا چہرہ مزید جاذب نظر ہو رہا تھا۔ میرے لیے اس کے حصار سے نکلنے کے تمام راستے بند ہوتے جا رہے تھے۔

اب میں جو کہنے جا رہا ہوں اس بات کو حوصلے اور تسلی سے سنئے۔ یہ مخلوق انتہائی " طاقتور ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کتنے عرصے سے یہاں رہ رہی ہے۔ مگر اب یہ ہانیہ کو اپنی دنیا میں لے جانا چاہتی ہے۔ ابھی میں یہ نہیں جان سکا کہ عائشہ کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔ لیکن آپ سب کو محتاط رہنا ہو گا۔ یہ مخلوق تیزی سے ہانیہ پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ ابھی آپ نے ہانیہ سے بھی کچھ نہیں کہنا۔ آج رات کسی طرح آپ



## Classic Urdu Material

"لوگ گزار لیں۔ میں کل صبح کوئی نہ کوئی حل تلاش کر آ جاؤں۔"

ولی شاہ تو یہ کہہ کر چلے گئے لیکن ہمیں شدید پریشانی اور الجھن میں ڈال گئے۔ میں

ان کی بات کا ہر گز یقین نہ کرتی اگر یہ سب خود میں نے اپنی آنکھوں نہ دیکھا

ہوتا۔ ان کے بتائی گئیں کچھ آیات وغیرہ پڑھ کر ہم نے کمروں کے گرد حصار

کھینچا۔ ہانیہ ان کے جاتے ہی کالج سے واپس آ چکی تھی۔ اسے ہم نے سرسری سا بتایا

کہ کوئی چھوٹا موٹا سایہ ہے مگر گھبرانے کی بات نہیں۔ ابا نے آج چھٹی لے لی

تھی۔ انہوں نے ہم دونوں بہنوں کو اپنے اپنے بسترانہی کے کمرے میں لگانے کا

کہا۔

رات کے کسی پہر ہانیہ کی خوفناک چیخوں سے ہم سب کی آنکھ کھل گئی۔ میں نے

اٹھتے ہی اپنے ساتھ دیکھا تو ہانیہ وہاں موجود نہ تھی۔ اماں ابا بدحواس اوپر دیکھی جا

رہے تھے۔ میں نے انکی نظروں کا تعاقب کیا تو میرے ہوش اڑ گئے۔ ہانیہ کا جسم ہوا

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

میں معلق تھا۔ اس کے بازو اور ٹانگیں پھیلی ہوئی تھیں۔ اماں زور زور سے کلمہ پڑھنے لگ گئیں اور ابا ولی شاہ کی بتائی گئی آیات کا ورد کرنے لگے۔ کچھ ہی دیر بعد ہانیہ کا جسم دھڑام سے اپنی جگہ پر گرا۔ مگر اس سے پہلے کہ ہم سمجھتے پلک جھپکتے ہی کسی ان دیکھی طاقت نے اسے ٹانگ سے پکڑ کر کمرے سے باہر گھسیٹنا شروع کر دیا۔ ہم تینوں دیوانہ وار اس کے پیچھے بھاگے۔ ہانیہ کی دردناک چیخیں مجھے پاگل "کیے جارہی تھیں۔ وہ چلا رہی تھی۔۔۔" ابا مجھے بچالو۔۔۔ اماں۔۔۔ آپی۔۔۔

اماں اب باقاعدہ رو رہی تھیں۔ وہ مخلوق ہانیہ کو ہمارے کمرے میں لے گئی۔ اس سے پہلے کہ ہم اندر جاتے دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ اندر سے مسلسل ہانیہ کے چیخنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ابا نے پہلے تو دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر جب ناکام ہوئے تو دوڑ کر اپنا موبائل لے آئے اور کسی کا نمبر ملانے لگے۔ میں زور سے دروازہ بجانے لگی۔۔۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

خدا کے لیے چھوڑ دو میری بہن کو۔ مجھے لے لو۔۔۔ مگر میری بہن کو چھوڑ"

"دو۔۔۔۔"

"میرا اتنا کہنا تھا کہ ایک دم سناٹا چھا گیا۔ ہانیہ کے چلانے کی آواز بھی بند ہو گئی۔"

اس کی آخری بات سن کر میں سکتے میں آ گیا۔ کہیں۔۔۔۔؟؟؟؟ میں اس "کہیں" سے آگے سوچنے کی ہمت نہ رکھتا تھا۔



[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)

میں بس چپ چاپ اسے دیکھنے لگا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہم تینوں مضطرب دروازے کی جانب دیکھنے لگے۔ ابا اس وقت تک کسی کو فون "کر چکے تھے۔ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ ولی شاہ ہوں گے۔ جب یہ خاموشی طویل

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

ہونے لگی تو اماں دروازہ بیٹنے لگیں۔۔

کون ہو تم؟؟؟ ہم نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟؟؟ کیوں میری معصوم بچی کے پیچھے پڑ "گئے ہو؟"

اتنا کہنا تھا کہ اماں کو ایک زوردار دھچکہ لگا۔ جیسے کسی نادیدہ قوت نے انہیں ہوا میں اچھالا ہو۔ اماں سیدھا پچھلی دیوار پر جا لگیں۔ ان کا سر شاید پھٹ گیا تھا۔ خون ان کے چہرے سے ہوتا ہوا ٹپ ٹپ زمین پر گرنے لگا۔ میں اور ابا اماں کی طرف دوڑے۔ ابھی اماں کے نزدیک ہی پہنچے تھے کہ کمرے سے ہانیہ کی ایک زوردار چیخ سنائی دی۔ اماں کی طرف دوڑتے دوڑتے ہم دونوں واپس کمرے کی طرف پلٹے۔ دروازہ شاید کھل چکا تھا۔ جیسے ہی ہم کمرے میں داخل ہوئے میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ ہانیہ دیوانہ وار اپنا سر دیوار پر مارے جارہی تھی۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی ان دیکھی طاقت اس کا سر پکڑ کر دیوار سے ضربیں لگا رہی ہے۔ ابا جیسے ہی

## Classic Urdu Material

اس کے نزدیک گئے ہانیہ کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا۔ ابا کے سینے سے ٹکرایا۔ اور ابا کئی  
فٹ پیچھے جا کھڑے ہوئے۔ اتنے میں دروازے کی بیل بجی۔ ابا چلائے

"عائشہ دروازہ کھولو شاہ صاحب ہوں گے"

میں شاید زندگی میں پہلی اور آخری مرتبہ اتنا تیز دوڑی تھی۔ جو نہی دروازہ کھولا ولی  
شاہ سامنے کھڑے تھے۔ مجھ سے ہمکلام ہوئے بغیر ہی گھر میں داخل ہو گئے۔ اماں  
کے سر سے ابھی بھی خون بہہ رہا تھا۔

آپ آنٹی کو دوسرے کمرے میں لے جائیں اور ان کی مرہم پٹی کریں۔ میں "

"سنجھتا ہوں یہ سب

ولی شاہ نے مڑ کر مجھے کہا۔ میں رو بوٹک انداز میں ان کے کہتے ہی اماں کی جانب  
دوڑی۔ اماں ہانیہ کے پاس جانے کے لیے ضد کرنے لگیں تو ولی شاہ نے سختی سے

انہیں مخاطب کیا

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



"دیکھیں اگر آپ اس طرح ضد کرتی رہیں تو میں ہانیہ کو نہیں بچا پاؤں گا۔"

یہ سنتے ہی اماں جلدی سے اٹھیں اور میرے ساتھ چل دیں۔ میں نے ایک لمحے کو مڑ کر دیکھا۔ ولی شاہ کمرے میں داخل ہو چکے تھے۔

میں نے اماں کو بیڈ پر بٹھایا۔ وہ روئے جا رہی تھیں۔ میرے پاس ان کی تسلی کے لیے الفاظ نہ تھے۔ میں نے اپنا دوپٹہ پھاڑا اور اس کا ایک حصہ اماں کے زخم والے حصے پر باندھ دیا۔

"عائشہ خدا کے لیے جاندر۔ میری ہانیہ کی خبر لا"

اماں نے روتے ہوئے کہا۔ میں خود بھی یہیں چاہ رہی تھی۔ فوراً اپنے کمرے کی

"جانب دوڑی۔"

میری نبض جیسے اب اس کی آواز کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ یہ کیا چیز تھی؟؟ یہ

کیسی قوت تھی؟؟؟ وہ آواز جیسے میرے لیے گریوٹی بن گئی تھی۔ جو مجھے اپنی طرف کھینچے جا رہی تھی۔

اندر کا ماحول ہی کچھ اور تھا۔ ہانیہ اب ہانیہ نہ تھی۔ اس کے چہرے پر بڑی بڑی " دراڑیں پڑ چکی تھیں۔ منہ سے کوئی کالامائع بہہ رہا تھا۔ اس کا دودھیا چہرہ اب سیاہ ہو چکا تھا۔ کنپٹیوں پر رگیں ایسے پھولی ہوئی تھیں جیسے ابھی پھٹیں۔ وہ ایک کونے پر دبی بیٹھی تھی۔ چہرے پر عجیب سی طنزیہ مسکان تھی۔ اسے دیکھنا ہی افیت تھی۔ میں نے سختی سے اپنی آنکھیں بھیج لیں۔ ولی شاہ کی مٹھی میں کچھ تھا۔ جس پر وہ وقفے وقفے سے کچھ پڑھ کر پھونک مارتے جاتے۔ کچھ دیر بعد انہوں نے مٹھی کھولی۔ شاید کوئی سرمائی رنگ کا سفوف تھا۔ جو انہوں نے ہانیہ کی طرف اچھالا۔ پورا گھر خوفناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ رونے، دھاڑنے، بین کرنے کی آوازیں۔ جیسا ایک پورا خاندان مل کر ماتم زدہ ہو۔ میں نے اپنے کانوں میں انگلیاں

## Classic Urdu Material

ٹھونس لیں۔ یہ سلسلہ چند منٹ چلتا رہا۔ پھر ایک دم سناٹا چھا گیا۔ میں نے ہانیہ کی طرف دیکھا۔ وہ اوندھے منہ فرش پر پڑی تھی۔ دوڑ کر اس کے پاس گئی۔ کانپتے "ہاتھوں اس کا چہرہ سیدھا کیا۔۔۔۔"

مجھے ایسے لگ رہا تھا جیسے یہ سب عائشہ کے ساتھ نہیں بلکہ میرے ساتھ ہوا ہو۔ میں اس کا غم اپنے اندر جذب ہوتا محسوس کرنے لگا تھا۔ اسی لیے مجھے نکوٹین کی طلب ہوئی۔۔۔ سگریٹ کی۔۔۔ جو نجانے کتنے سالوں سے ایسے موقعوں پر میرا خوب ساتھ نبھاتی تھی۔ بعض اوقات تو یہ سگریٹ مجھے اپنی محبوبہ لگنے لگ جاتی۔ میرے سگریٹ سلگاتے ہی اس نے اپنی کہانی جاری رکھی

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ہماری ہانیہ ہی تھی۔ مگر اس کے چہرے کی وہ سرخی پیلاہٹ میں بدل چکی "تھی۔ اس کے ہونٹ جو مسلسل مسکراتے رہتے آج بھنچے ہوئے تھے۔ اپنی معصوم بہن کو اس حالت میں دیکھ میری آنکھوں میں آنسوؤں آ گئے۔"

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

یہ اب کل تک اسی حالت میں رہیں گی۔ آپ انہیں بیڈ پر لٹا دیں۔ فکر نہ کریں۔"  
"باقی رات اب کچھ نہیں ہوگا"

اتنا کہہ کر ولی شاہ باہر چلے گئے۔ میں نے ابا کی مدد سے ہانیہ کو بیڈ پر لٹایا۔ اس کا جسم سرد پڑ چکا تھا۔ اماں اب کمرے میں آچکی تھیں۔ ایک چادر اس کے اوپر جوڑ کر میں ابا کے ساتھ باہر چلی آئی۔ اماں وہیں ہانیہ کے سر ہانے بیٹھ کر تلاوت کرنے لگ گئیں۔ ان کے چہرے پر کمزوری کے آثار نمایاں تھے۔ ولی شاہ باہر ٹہل رہے تھے۔

"امجد صاحب مجھے آپ دونوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

ابا مضبوط اعصاب کے مالک تھے۔ پچھلے دو ایک گھنٹے میں جو مصیبت ہم پر گزری

تھی ابا اس کے حصار سے باہر آچکے تھے۔۔۔ یا شاید ایکٹنگ کر رہے

تھے۔۔۔ کیونکہ والد ہمیشہ مضبوط ہونے کی ایکٹنگ ہی تو کرتا ہے۔۔۔

"جی بولیں شاہ صاحب کیا بات ہے؟"

## Classic Urdu Material

"امجد صاحب میری عادت ہے کہ میں بغیر کسی لگی لپٹی کے بات کرتا ہوں۔"

ولی شاہ نے بیٹھتے ہوئے کہا

میں نے اس سے پہلے ایسی قوتوں کا کسی پر اتنا شدید اثر نہیں دیکھا۔ عام طور پر اتنی "جلدی اس طرح کا اثر وہ مخلوق ہی رکھتی ہے جو ہمارے بس سے باہر ہو۔ آپ کا یہ اپارٹمنٹ شاید کسی زمانے میں شیطانی سرگرمیوں کی آماجگاہ رہا ہے۔ یہ سب انہی "سرگرمیوں کی دین ہے۔"

ولی شاہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئے۔

"آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ اس مخلوق سے نہیں لڑ سکتے؟"

ابا ولی شاہ کی بات سن کر پریشان ہو گئے۔

میں کوشش تو کر سکتا ہوں مگر گارنٹی نہیں دے سکتا۔ آپ کے پاس وقت بہت "

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

کم ہے۔ اس لیے آپ کی آخری امید میں ہی ہوں۔ باقی ماندہ رات اپنے کام پر لگ جاؤں گا۔ کل مغرب سے پہلے ہی واپس آ جاؤں گا۔ اگر کل کی رات کسی طرح ہم نے کاٹ لی تو پھر خیر ہی خیر ہے۔ آپ سب بس خدا کے سامنے سر بسجود ہو کے "میری کامیابی کی دعا کریں۔"

ولی شاہ اتنا کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں شاہ صاحب"

ابا نے احسان مندانہ کہا۔

یہ میرا کام ہے امجد صاحب۔ اپنا کام کر کے میں کسی پر احسان نہیں کر رہا۔ آپ"

"بس اپنی بچیوں کے لیے دعا کریں"

ولی شاہ یہ کہہ کر باہر چلے گئے۔ میں نے اور ابا نے ان کی آخری بات پر شاید پوری

## Classic Urdu Material

طرح دھیان نہ دیا تھا۔ وہ "بچیوں" کہہ کر گئے تھے۔ مطلب خطرے میں صرف  
"ہانیہ نہ تھی۔"

میں اس کی بات پر چونکا۔ کیونکہ اب تک جو بھی واقعات بیان کیے گئے ان سے  
واضح تھا کہ اس مخلوق کا نشانہ ہانیہ ہی تھی۔

اماں کو کسی طرح کچھ ادویات کھلا کر سلا دیا۔ میں اور ابارات بھر جاگتے رہے۔ صبح

ہوتے ہی ابا اماں کو ہسپتال لے گئے۔ ہانیہ دوپہر تک ویسے ہی سوئی رہی۔ جب اٹھی

تو کافی ہلکان ہو چکی تھی۔ اپنے کہے مطابق ولی شاہ سر شام ہی پہنچ گئے۔ سب نے

کسی طرح کھانا زہر مار کیا۔ پھر ولی شاہ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے کہا

آج رات آپ سب ایک ہی کمرے میں رہیں گے جبکہ میں بچیوں کے کمرے میں

"رہوں گا۔ کچھ بھی ہو جائے آپ میں سے کوئی بھی اس کمرے میں نہیں آئے گا۔"

ہم نے ان کی بات من و عن قبول کر لی۔ عشاء کی نماز پڑھتے ہی ولی شاہ ہمارے

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

کمرے میں چلے گئے اور اندر سے کنڈی لگا دی۔ ہم لوگ اباماں کے کمرے میں بیٹھ گئے۔ ایک گھمبیر سناٹا تھا۔ سب اپنی اپنی جگہ پر خاموش بیٹھے دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہے تھے۔ دو تین گھنٹے یوں نہی گزر گئے۔ پھر ایک دم عجیب سا شور شرابہ شروع ہو گیا۔ دروازے اور کھڑکیاں اس طرح بجنے لگے جیسے کوئی بہت بڑا طوفان آگیا ہو۔ زمین لرزنا شروع ہو گئی۔ ہم سب سہم کر ایک دوسرے کے قریب ہوتے گئے۔ اماں زور زور سے کلمہ پڑھنے لگ گئیں۔ ابانے مجھے اور ہانیہ کو اپنے قریب کر لیا۔ جیسے کوئی بچہ اپنا کھلونا چھن جانے کے ڈر سے اسے سینے سے لگائے پھرتا ہے۔ ہمارے کمرے سے عجیب و غریب آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ ایسا لگتا "تھا کہ ہزاروں مرد و زن مل کر بین کر رہے ہوں۔ اور پھر۔۔۔۔۔"

وہ خاموش ہو گئی۔ جیسے "اور پھر" سے آگے اس کی ہمت جواب دے گئی ہو۔ میں نے بے چینی سے اپنا پہلو بدلا۔۔۔۔۔

اور پھر ایک دم ہمارے کمرے کا دروازہ کھلنے کی ایک زوردار آواز آئی۔ اس کے ساتھ ہی ولی شاہ کی چیخیں سنائی دیں۔ ابا بھاگ کر دروازے تک پہنچے۔ نامعلوم انہوں نے کونسا منظر دیکھا کہ سکتے کی حالت میں بت بن گئے۔ ان کی حالت دیکھ میں جب وہاں پہنچی تو ایک لمحے کو میں بھی جیسے کومے میں چلی گئی۔ ہمارے سامنے دیوار کے ساتھ ولی شاہ پڑے تھے۔ ان کا جسم رفتہ رفتہ دو ٹکڑے ہو رہا تھا۔ ان کا چہرہ مسخ ہو چکا تھا۔ کچھ لمحوں میں ولی شاہ کی جگہ جسم کے دو ٹکڑے پڑے تھے۔ ابا نے بھاگ کر ہانیہ کو سینے سے لگایا۔ میں نے اماں کو پکڑا۔ ہم باہر کی طرف بھاگے۔ مگر جیسے ہمارے فرار کے تمام راستے بند ہو گئے۔ اب وہاں دروازے نہیں ہر طرف دیواریں ہی دیواریں تھیں۔ ہانیہ ابا کے ہاتھ سے نکلتی جا رہی تھی۔ اس کی فلک شگاف چیخیں ہم سب کا سینہ چھلنی کیے جا رہی تھیں۔ تب ہی مجھے ولی شاہ کی گزشتہ رات والی بات یاد آئی۔ میں نے چلا کر کہا

## Classic Urdu Material

میری بہن کو چھوڑ دو۔ خدا کے لیے اسے چھوڑ دو۔ تمہیں قربانی چاہیے نا؟؟؟؟؟"  
"مجھے لے لو۔ میں خود کو اپنی بہن کی جگہ پیش کرتی ہوں۔۔۔"

اتنا کہنا تھا کہ ہانیہ یک دم زمین پر گری۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی شاید۔ تھوڑی دیر  
سنٹاڑا رہا۔۔۔ پھر۔۔۔ مجھے اپنا جسم ٹوٹا ہوا محسوس ہوا۔ میں نے مڑ کر بے بسی سے ابا  
کو دیکھا۔ ابا میری جانب دوڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ مجھ تک پہنچتے میں ہوا میں  
معلق ہو چکی تھی۔ مجھے لگا جیسے میں اپنی دنیا سے نکل کر اندھیروں کی دنیا میں آ چکی  
تھی۔ مجھے اپنے ارد گرد ہزاروں ہاتھ نظر آنے لگے۔ جیسے وہ مجھے نوچنا چاہتے  
ہوں۔ پھر میری نظر اس عورت پر پڑی۔ وہ اپنا مکروہ چہرہ لیے رفتہ رفتہ میری طرف  
بڑھ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں خنجر تھا۔ میں جان چکی تھی کہ یہ میرا آخری وقت  
ہے۔ میں ابا، اماں اور اپنی ہانیہ کو ایک بار دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر جیسے میرے جسم  
کی حرکات و سکنات بند ہو چکی تھیں۔ آخری آواز جو میرے کانوں میں پڑی وہ ابا کی



## Classic Urdu Material

چنچ تھی۔۔۔ ان کی ایک بیٹی تو بچ چکی تھی۔۔۔ مگر دوسری ان شیطانی قوتوں کی  
بھینٹ چڑھ گئی۔۔۔ میں اپنی قربانی دے کر اپنی ہانی کو بچانے میں کامیاب ہو  
"گئی۔۔۔ میں امر ہو گئی۔۔۔"

وہ خاموش ہو چکی تھی۔ پہلے کرداروں کی طرح وہ نہ تبدیل ہوئی نہ گری۔ بلکہ  
میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ روشنی میں بدل گئی۔ نور میں بدل گئی۔ وہ نور میرے  
پورے گھر کو روشن کیے جا رہا تھا۔ مجھے سمجھ آ چکی تھی کہ میں کیوں اس کی طرف  
کھنچا جا رہا تھا۔ میں سمجھ چکا تھا کہ وہ محض ایک انسانی وجود نہ تھی۔ وہ انسانیت  
تھی۔ وہ پیار اور قربانی کا مجسمہ تھی۔ اس دنیا کی وہ واحد اچھائی تھی جس کی بنا پر یہ دنیا  
قائم تھی۔۔۔ میں اپنے آنسوؤں کی گرمائش اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔



The Teacher

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

وہ روشنی بن کر اس اندھیر نگری کو جگمگانے جا چکی تھی۔ میرے حواس پر اپنی قربانی کی گہری چھاپ لگا گئی تھی۔ میں مزید کوئی کہانی پڑھنے کے موڈ میں نہ تھا۔ مگر پھر۔۔۔ آج کی رات میں اپنے بس میں نہ تھا۔ میں کتاب کی گرفت میں تھا جو کہ۔۔۔ میں The Teacher میرے ہاتھ میں تھی۔ نیا باب کھل چکا تھا۔۔۔ نے بے دلی سے کہانی شروع کی۔۔۔

"میرا نام شاہ زین ہے۔۔۔"

میں نے اب ارادتا ہی سامنے دیکھا۔ سفید شرٹ اور بلیک پینٹ میں ایک 30-32 سال کا خوش شکل بندہ بیٹھا تھا۔ اس نے سرخ ٹائی لگا رکھی تھی۔ داڑھی شیوڈ اور ہلکی ہلکی مونچھیں۔۔۔ بظاہر معزز اور پروفیشنل لگتا تھا۔۔۔

میں ایک مشہور نجی ادارے میں ٹیچر تھا۔ میرے نام کاڈ نکا دور دور تک بچتا تھا۔

بائیولوجی کے حوالے سے میرا نام سٹوڈنٹس کی کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا تھا۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

"میرے کو لیگنز مجھ پر رشک کرتے تھے۔"

میں یہ سب بے دلی سے سن رہا تھا۔

اس رات بہترین رزلٹ کی خوشی میں ادارے میں اساتذہ کی ٹی پارٹی تھی۔ گپ"

شپ میں کافی وقت گزر گیا۔ تقریباً 8 بجے میں وہاں سے نکلا۔ گھر کے راستے میں

ایک سنسان گلی پڑتی تھی۔ جیسے ہی میں وہ گلی مڑا۔ یک دم میرے سامنے کوئی آگیا۔

میں ابھی سنبھلانا تھا کہ اس نے ایک رومال میرے منہ پر رکھا۔ اس کے بعد مجھے

کوئی ہوش نہ رہا۔ نجانے کتنی دیر بعد میں ہوش میں آیا۔ مجھے اپنے ہاتھ ایک کرسی

سے بندھے محسوس ہوئے۔ میں نے جو نہی ہاتھ ہلانے کی کوشش کی درد کی شدید

لہریں میرے جسم میں سرایت کر گئیں۔ میں نے ہاتھوں کی طرف دیکھا تو میرے

ہوش اڑ گئے۔ دونوں ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر بڑے بڑے کیلوں کی مدد سے

ٹھونکے ہوئے تھے۔ مگر خون کا ایک قطرہ بھی نہ تھا۔ جیسے کسی نے کمال مہارت

## Classic Urdu Material

سے یہ کام کرنے کے بعد میرے ہاتھ صاف کر دیے ہوں۔ شدید درد کے باعث میں اب ہاتھ ہلانے سے قاصر تھا۔ برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے میں نے ارد گرد دیکھا۔ یہ کوئی کمرہ تھا۔ جو مختلف کاٹھ کباڑ سے بھرا پڑا تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک چھوٹا سا بلبل لٹکا ہوا تھا۔ جس کی روشنی کافی مدہم تھی۔ غور کرنے پر ایک کونے میں کوئی شخص بیٹھا دیکھائی دیا۔ یقیناً وہیں تھا جو مجھے یہاں تک لایا تھا۔ مجھے ہوش میں آتا دیکھ وہ آہستہ آہستہ میری طرف بڑھنے لگا۔ قریب پہنچنے پر "معلوم ہوا کہ اس نے چہرے پر ماسک پہن رکھا تھا۔

قدرتی طور پر اب میں اس شخص کی طرف متوجہ ہونے لگا۔ یا شاید اسے میری مکمل توجہ کا مرکز بنا یا جا رہا تھا۔

میں سمجھا شاید یہ کوئی اغوا برائے تاوان کا معاملہ ہے۔ مگر پھر اس نے میرے "ہاتھوں کا یہ حال کیوں کیا؟؟؟ کہیں کوئی ذاتی رنجش؟؟؟ نہیں نہیں میری تو ہر

## Classic Urdu Material

ایک سے بنی ہوئی تھی۔ مخالفت تو عام بات ہے مگر ایسا تو کوئی دشمنی میں ہی کرتا ہے۔ تو پھر وہ کون تھا؟؟؟؟ اس سوال کا جواب وہ خود ہی دے سکتا تھا۔

"کون ہو تم؟؟؟؟ کیا چاہتے ہو مجھ سے؟؟؟"

ماسک سے محض اس کی سرخ آنکھیں ہی دیکھائی دے رہی تھیں۔ جو مجھ پر گڑی ہوئی تھیں۔ میرے سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔ وہ چپ چاپ کھڑا مجھے دیکھتا رہا۔

اس کا انداز بہت عجیب اور خوفناک تھا۔ میری بے بسی کہ میں خود کو آزاد کروانے

کی کوشش سے بھی قاصر تھا۔ وہ مسلسل مجھے گھورے جارہا تھا۔ اس کی نظروں کی

تاب نہ لاتے ہوئے میں نے نگاہیں نیچی کر لیں۔ اس نے اپنا ہاتھ میری ٹھوڑی پر

رکھ کر میرا چہرہ اوپر اٹھایا۔ دائیں بائیں موڑ کر دیکھا۔ جیسے اس کے لیے میں کوئی

قربانی کا بکرا تھا۔

تم بائیولوجی پڑھاتے ہو۔ سنا ہے یگانہ روزگار ہو۔ یہ بتاؤ جسم کے کس حصے پر گولی"

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



"لگنے سے درد بے انتہا ہوتا ہے؟؟"

اس کی آواز خاصی مردانہ تھی۔ سوال عجیب تھا۔ میں نے چونک کر اسے دیکھا۔

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ جب گٹھنے پر خاص کر قریب سے گولی لگتی ہے تو کیا ہوتا؟

"ہے؟؟؟"

ایک اور سوال۔۔۔ مگر نجانے کیوں میں اسے جواب دینے سے گھبرار ہا تھا۔ جب

میں کچھ نہ بولا تو وہ خود گویا ہوا

چلو میں بتاتا ہوں کہ گٹھنے پر جب ایک خاص نشانے سے گولی لگتی ہے تو کیا ہوتا ہے۔"

گٹھنے کا ٹیبلج، لگامنٹ، مسلز اور نرورز پر مشتمل انتہائی نازک نظام ہوتا ہے۔ وہ گولی

ارد گرد کے تمام ٹشوز کو چیرتی ہوئی گہرائی تک چلی جاتی ہے۔ اندرونی ساخت چورا

بن جاتی ہے۔ شروع میں ایک دھچکا محسوس ہوتا ہے۔ پھر ایسے لگتا ہے جیسے پوری

ٹانگ میں آگ لگ گئی ہو۔ کچھ ہی دیر بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ اگر ذرا سی بھی

## Classic Urdu Material

ٹانگ ہلائی تو ٹوٹ کر جسم سے الگ ہو جائیگی۔ پھر وہ ٹانگ شل پڑ جاتی ہے جیسے کبھی موجود ہی نہ تھی۔ ہاں مگر عموماً انسان مرتا نہیں ہے۔ بس ٹانگ کا ٹنی پڑ جاتی ہے۔"

وہ یہ سب کیوں بتا رہا تھا؟؟؟ کیا وہ مجھے ذہنی تشدد کا شکار بنانا چاہتا تھا؟؟؟ اگر ایسا تھا تو وہ کامیاب ہو چکا تھا۔

تب ہی میری نظر اس کے بائیں ہاتھ پر پڑی۔ جس میں ایک چھوٹا سا پسٹل تھا۔ میرا حلق خشک ہو گیا۔ اس نے وہ پسٹل میرے بائیں گٹھنے پر پھیرنا شروع کر دیا۔۔۔

جانتے ہو ٹیچر۔۔۔ میں تمہیں اسی درد کا احساس دلانے جا رہا ہوں۔ اچھا"

ہے۔ تمہارا تجربہ ہو جائے گا۔ ویسے بھی تمہیں نت نئے تجربے کرنے کا شوق ہے

"نا

میں نے اپنی ٹانگ پیچھے کھینچنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

"ہو کون تم؟؟؟؟؟ میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟؟؟"

!!

میں نے فوراً اس کی ٹانگ پر نظر دوڑائی۔ خون کے فوارے بہہ رہے تھے۔ اس کا  
پورا جسم کانپ رہا تھا۔ یہ سارا بیان سن کر ویسے ہی خود میرے جسم میں ایک سرد لہر  
اٹھ چکی تھی۔

## Classic Urdu Material

میں جتنی شدت سے چلا سکتا تھا چلا یا۔ وہ درد مجھ سے ہر گز برداشت نہیں ہو رہا۔  
تھا۔ وہ آرام سے کھڑا مجھے دیکھتا جا رہا تھا۔ جیسے میری دردناک چیخیں اس کے لیے  
باعثِ اطمینان ہو۔

"ککککک۔۔۔ کون ہو تم؟؟؟؟؟؟ کک۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ بگاڑا۔۔۔"  
مجھ سے مزید نہیں بولا جا رہا تھا۔

اتنی جلدی کیوں ہے ٹیچر؟؟؟؟؟ تعارف کو آخر پہ چھوڑ دو۔ ابھی تم اس درد سے  
"لطف اندوز ہو لو۔ تب تک کچھ باتیں کر لیتے ہیں۔"

یہ کیسا انسان تھا؟؟؟ انسان تھا یا درندہ؟؟؟؟؟

ٹیچر۔۔۔ یہ بتاؤ کافی خوش شکل ہو تم۔ ذہین ہو۔ ہر جگہ تمہارے ڈنگے بجتے۔  
"ہیں۔ کبھی ان سب باتوں کا فائدہ اٹھایا ہے؟؟؟ سمجھ رہے ہو نا میرا مطلب؟؟؟"

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

میں اس کی بات پر چونکا۔۔۔ کیا مطلب؟؟؟ کیسا فائدہ؟؟؟ وہ کیا کہہ رہا تھا؟؟؟

اچھا چھوڑو۔۔۔ یہ بتاؤ ایک استاد کا اپنے شاگرد کے ساتھ تعلق کیسا ہوتا ہے؟؟؟

"روحانی باپ کا نا؟؟؟"

وہ شخص مجھے ذہنی مریض لگنے لگا۔ یہ کوئی ذاتی رنجش یا دشمنی نہ تھی۔ وہ اذیت پسند

ذہنی مریض تھا۔ اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا پیچکس نکال لیا۔

ٹیچر تم میری کسی بات کا جواب نہیں دے رہے۔ کتنی بری بات ہے۔ مجھے تمہیں

"سزا دینی ہوگی"

اتنا کہتے ہی اس نے وہ ہاتھ بلند کیا۔۔۔ پیچکس میرے گٹھنے سے اوپر مسلسلز میں

سوراخ کرتے ہوئے نیچے تک چلا گیا۔ میں جو پہلے ہی حواس باختہ ہو چکا تھا اس بار

دیوانہ وار چیخنا شروع کر دیا۔ اس نے وہ پیچکس نکالتے ہوئے کہا



"اب بولو ٹیچر۔۔۔ روحانی باپ نا؟؟؟"

میں نے کراہتے ہوئے فوراً اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

"شباباش۔۔۔۔ اب یہ بتاؤ۔۔۔ کیا تم نے اس رشتے کا پاس رکھا؟"

میں متذبذب تھا۔ آخر وہ کیا کہلوانا چاہتا تھا مجھ سے۔۔۔ میں نے پھر اثبات میں سر

ہلایا۔ اس کا ہاتھ ایک بار پھر فضاء میں بلند ہوا۔ اسی سوراخ کے ساتھ ایک اور

سوراخ۔۔۔ ایک اور دردناک چیخ۔۔۔

"جھوٹ۔۔۔۔۔ جھوٹ۔۔۔۔۔ جھوٹ نہیں ٹیچر۔۔۔۔۔ جھوٹ نہیں۔۔۔۔۔"

"اس نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

گٹھنے سے اوپر اس کی ٹانگ پر پینٹ میں دو سوراخ ہو چکے تھے۔ خون ان حصوں

سے ایسے نکل رہا تھا جیسے پائپ سے پانی نکلتا ہے۔

## Classic Urdu Material

میں نے بے بسی سے اسے دیکھا۔ تبھی اس نے اپنی دوسری جیب سے ایک تصویر "

نکالی۔ اور میری آنکھوں کے نہایت نزدیک لا کر زور سے چلایا

پہچانتے ہو اسے ٹیچر؟؟؟؟؟؟؟؟؟ پہچانو اسے تم۔ یا میں پہچان "

"کرواؤں؟؟؟؟؟؟؟"

شروع میں مجھے وہ تصویر دھندلی دیکھائی دی۔۔۔ پھر آہستہ آہستہ جیسے ہی منظر

صاف ہوا۔۔۔ مجھے جیسے 220 ولٹ کا دھچکا لگا۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں

آ رہا تھا۔

"یہی۔۔۔ یہ؟؟؟؟؟"

میری آنکھیں فرط حیرت سے پھیل گئیں۔

ہاں۔۔۔ یہ۔۔۔ پہچانو اس معصوم ہنستے مسکراتے چہرے کو۔ یہ علینہ ہے۔ میری "

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

"بہن۔۔۔"

وہ واقعی علیہ تھی۔ آج سے دو سال پہلے میری سٹوڈنٹ رہ چکی تھی۔ مگر یہ شخص  
علیہ کا بھائی؟؟؟؟ میرے گلے میں کانٹے چھبنے لگے۔۔۔ اب مجھے ساری بات سمجھ  
آنے لگی تھی۔۔۔



www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ ساری بات؟؟؟ کیا بات؟؟؟  
وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا واپس اپنی جگہ پر جا بیٹھا۔ کچھ دیر وہ چپ کر کے مجھے دیکھتا  
رہا۔ پھر گویا ہوا

چلو چھوڑوان سب باتوں کو ٹیچر۔ میں تمہیں ایک ہنستی بستی خوشحال فیملی کا قصہ "سناتا ہوں۔ سنو گے نا؟؟؟"

اس نے مجھ سے جواب چاہا۔ میں نے پہلے کی طرح محض اپنا سر ہلایا۔۔۔

ایک فیملی تھی۔ بڑا بھائی، چھوٹی بہن اور ان کے والدین۔ بہت ہی خوشحال گھرانہ "تھا۔ ہر وقت قہقہے، ہنسی، مذاق۔ لوگ اس فیملی پر رشک کرتے تھے۔ کسی چیز کی

کمی نہ تھی۔ بہن بھائی کی آپس میں خوب بنتی تھی۔ بلکہ چھوٹی بہن تو بھائی کی

شہزادی تھی۔ اس کی کون سی ایسی فرمائش تھی جو بھائی نے کبھی پوری نہ کی ہو۔ وہ

سب یونہی خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے۔ بہن نے میٹرک پاس کیا۔ اسے

ایک بہترین نجی کالج میں داخل کر دیا گیا۔ سب اسے ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے۔ وہ خود

بھی یہیں چاہتی تھی۔ کالج میں شروع کے دن اس کے شاندار گزرے۔ روز شام

کو وہ جوش و خروش سے کالج کے قصے سناتی۔ وہ اس گھر کی خوشی تھی۔ آہ!!!! ان

## Classic Urdu Material

کی خوشی پر ایک وحشی کی نظر پڑ گئی۔ وہ اس کا ٹیچر تھا۔ وہ انتہائی شاطر انسان تھا۔ اس کے خوبصورت چہرے اور بہترین پرسنالٹی کے پیچھے ایک حوس پرست درندہ چھپا تھا۔ نجانے وہ اپنی ہی کتنی معصوم طالبات کی زندگیوں اجاڑ چکا تھا۔ اب کے اس کی نظر اس لڑکی پر پڑ گئی۔ اپنے طریقہ واردات کے مطابق اس نے پہلے اس لڑکی کو اپنی چکنی چڑی باتوں سے متاثر کیا۔ بات بات پر کلاس میں اس کی طرف توجہ دینا، اس سے سوالات کرنا۔۔۔ وہ معصوم اس کے جال میں پھنستی گئی۔ جلد ہی وہ اس کا "فیورٹ موسٹ" ٹیچر بن گیا۔ مگر اس کے لیے وہ محض ٹیچر ہی تھا۔ اس کے دل میں اور کوئی خیال نہ تھا۔ وہ تو محض ایک بے وقوف سی معصوم سی لڑکی تھی۔ جس نے دنیا ہی نہ دیکھی تھی۔ اس کے لیے تو سب ہی اچھے تھے کیونکہ وہ خود اچھی تھی۔ اس لیے وہ اس ٹیچر پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کرنے لگی۔ ایک دن ٹیچر نے اس لڑکی کو چھٹی کے بعد اپنے آفس بلوا بھیجا۔ کہا گیا پیپر کے معاملے میں



## Classic Urdu Material

ضروری بات کرنی ہے۔ چھٹی ہوتے ہی وہ اس کے آفس چلی گئی۔ ٹیچر آفس میں نہ تھا۔ جان بوجھ کر وہ کافی دیر سے پہنچا۔ زیادہ تر سٹوڈنٹس اور ٹیچرز تب تک جا چکے تھے۔ شاید اس دن اس ٹیچر کا ارادہ کچھ اور ہی تھا۔ آفس میں داخل ہوتے ہی اس نے لڑکی کے ساتھ دست درازی شروع کر دی۔ وہ بیچاری بدحواس گئی۔ پہلے تو اسے یقین نہ آیا کہ یہ وہیں پیاری پیاری باتیں کرنے اور اچھائی کا درس دینے والا ٹیچر تھا۔ لیکن جب اس کے حواس بحال ہوئے تو اس نے چلانا شروع کر دیا۔ ٹیچر ایک دم بوکھلا گیا۔ فوراً اسے دھکا دے کر آفس سے باہر نکل گیا۔۔۔ سن رہے ہونا "ٹیچر؟؟؟"

اس نے مجھے متوجہ کیا۔ میں سن رہا تھا۔ ایک ایک لفظ۔۔۔ بغور۔۔۔ اس لیے اثبات میں سر ہلایا۔

اس واقعے کے بعد وہ معصوم چپ چپ رہنے لگی۔ ادھر ٹیچر اپنے ٹھکرائے جانے"

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

کابدلہ لینے کے لیے تل گیا۔ اپنے ایک دو چہیتے سٹوڈنٹس کے ذریعے اس نے اس لڑکی کی کردار کشی شروع کر دی۔ بات بڑھتے بڑھتے یہاں تک جا پہنچی کہ وہ لڑکی پورے کالج میں بدنام ہو گئی۔ کوئی کہتا اس لڑکی نے ٹیچر کو اپنے دام میں پھنسانے کی کوشش کی، کوئی کہتا کہ وہ بد چلن ہے۔۔۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ اس معصوم کا گھر سے باہر قدم نکالنا محال ہو گیا۔ اور ایک دن وہ ہار گئی۔ صبح اس کے گھر والے تو اٹھے مگر وہ نہ بیدار ہوئی۔ جب اس کے کمرے کا دروازہ توڑا گیا تو وہ پنکھے سے جھول رہی تھی۔ یہ منظر دیکھ اس کے بابا سہ نہ پائے۔ موقع پر ہی ہارٹ اٹیک نے انہیں ہسپتال پہنچا دیا۔ ماں اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی۔۔۔۔۔ یوں وہ گھر کہ جہاں کبھی "قہقہوں کی گونج ہوتی اب قبرستان بن چکا تھا۔۔۔۔۔"

وہ چپ ہو گیا۔ مجھے ایک بار پھر شدید درد کا احساس ہونے لگا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور میرے نزدیک آیا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

"کیوں کیا تم نے ایسا ٹیچر؟؟؟"

اس نے آہستگی سے کہا۔ میرا سر جھکا ہوا تھا۔ مجھے دو سال پہلے کے وہ واقعات یاد آنے لگے۔ علینہ انتہائی معصوم اور خوبصورت سٹوڈنٹ تھی۔۔۔ بہت خوش اور ہر وقت مسکرا نے والی۔۔۔ میں نے شر مندگی سے سر جھکا لیا۔۔۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے ٹیچر۔۔۔ کیوں کیا ایسا؟؟؟"

اب کی بار وہ چیخا۔۔۔

"مممم۔۔۔ میں۔۔۔ شر ر مندہ۔۔۔"

میں جانتا تھا کہ ایسی حالت میں اس واقعے سے مکر نے یا صفائیاں دینے کا مطلب

اسے مزید غصہ دلانا۔۔۔ اس لیے میں اتنا ہی کہہ پایا کہ ایک زوردار مکہ میرے

ناک پر پڑا۔ ناک سے خون بہنا شروع ہو گیا۔

## Classic Urdu Material

"شرمندہ؟؟؟؟؟ خبردار۔۔۔ خبردار جو تم نے یہ لفظ منہ سے نکالا اگر"

اس کے لہجے میں غصہ کم نفرت زیادہ تھی۔

"!!!! معصوم تھی میری بہن۔۔۔۔ معصوم۔۔۔۔ آہ"

اس کی آواز بھرانے لگی تھی۔ اس لیے کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہو گیا۔۔۔ پھر

ایک دم اسے کچھ یاد آیا۔ وہ کمرے کے ایک کونے کی طرف دوڑا۔ سامانِ ادھر

اُدھر کیا۔ شاید وہ کچھ تلاش رہا تھا۔ جب پلٹا تو اس کے ہاتھ میں ٹیڈی بیئر تھا۔

یہ۔۔۔ یہ ٹیڈی دیکھ رہے ہو ٹیچر۔۔۔۔ علینہ۔۔۔۔ میری بہن۔۔۔۔ اس کو سب "

سے زیادہ عزیز تھا۔۔۔ دیکھو اس کو۔۔۔ غور سے دیکھو۔۔۔۔ اسے دیکھ کر بتاؤ وہ

کتنی معصوم ہو گی۔۔۔ ہم نے تو کبھی اس کا بچپنا نہ جانے دیا۔ مگر تم۔۔۔۔ ذلیل

انسان۔۔۔ تم نے اس کی ساری معصومیت سارا بچپنا یک مشت خاک میں ملا

"!!!! دیدی۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔ آہ"

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

وہ غصے میں اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتا جاتا اور روتا جاتا۔۔۔ ایک بچے کی مانند۔۔۔ ایک لمحے کو تو میں بھول ہی گیا کہ یہ وہیں شخص ہے جس نے میرا یہ حال کیا ہے۔

میری شہزادی تھی وہ!!! جب بھی ماما بابا سے ڈانٹتے دوڑ کر میرے پاس پہنچ جاتی۔۔۔۔ چھوٹی سے چھوٹی شکایت لگاتی مجھے۔۔۔ ماما سے "بھائی کی چمچی" کہہ کر چھیڑتیں۔۔۔ آہ!!!!!! تم نہیں جانتے بد ذات شخص۔۔۔ تم نے ہمارا "سب کچھ غرق کر دیا۔۔۔"

اس نے ماسک اتار دیا تھا۔ اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بارش بن برس رہے تھے۔ اس کی باتیں۔۔۔۔

وہ کہانی سناتے سناتے چپ ہو گیا۔ جیسے پچھتاوے اور شرمندگی کے بوجھ تلے دب گیا ہو۔ میں اسے غصے اور حقارت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ میرا دل چاہ کہ اس ٹیچر کو اٹھا کر دیوار پہ دے ماروں۔ وہ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد دوبارہ

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



شروع ہوا

میں اس سے نظریں نہیں ملا سکتا تھا۔ میرا ضمیر جو نجانے کتنے سالوں سے مرچکا تھا اچانک زندہ ہو گیا۔ رہ رہ کر میری آنکھوں کے سامنے علینہ کا مسکراتا چہرہ آرہا تھا۔

"تم انسان نہیں درندے ہو۔ درندے ہو تم۔۔۔۔"

وہ ایک دم پھٹ پڑا۔ اس نے مجھ پر تھپڑوں کی بارش شروع کر دی۔ کافی دیر وہ

یو نہی مجھے مارتا رہا۔ پھر تھک کر پیچھے ہو گیا۔ میری ٹانگ اب مکمل سُن ہو چکی

تھی۔ جیسے کبھی تھی ہی نا۔ البتہ ہاتھ مسلسل درد کیے جا رہے تھے۔۔۔۔

آہ!!!!!! علینہ! میری گڑیا!!!!!! وحشی انسان تمہیں ذرا بھر ترس نہ آیا؟؟؟؟؟"

"!!!!!! خدا!!!!!! یا

## Classic Urdu Material

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں لگاتار برس رہی تھیں۔۔۔ میں نے ایک  
موہوم سی امید کے تحت بولنے کی ہمت کی۔۔۔

"مم۔۔۔ معاف۔۔۔ مجھے۔۔۔ معاف۔۔۔ کر دو۔۔۔"

ابھی میں اتنا ہی کہہ پایا کہ اس نے لپک کر اپنے پاس پڑا لوہے کا راڈ اٹھایا اور میری  
طرف دوڑا۔ میں یکدم سہم گیا۔ اس نے دیوانہ وار میری دوسری ٹانگ پر راڈ سے  
وار کرنا شروع کر دیا۔ میری چیخیں نکل گئیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کب رکا۔ مگر  
جب رکا تو میری ٹانگ پر کئی پھٹ پڑ چکے تھے۔ ساری ٹانگ خون سے بھر چکی  
تھی۔

بس۔۔۔ بہت ہو گیا۔۔۔!! وہ دیکھو اوپر۔۔۔ میری گڑیا۔۔۔ اپنا معصوم چہرہ لیے

"مجھ سے انصاف مانگ رہی ہے۔ انصاف کا وقت آ گیا ہے۔۔۔"

اس نے اپنی پینٹ میں اڑسا ایک خنجر نکالا۔ ایک نظر اوپر سے نیچے مجھے حقارت سے

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

دیکھا۔ پھر اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف بلند کیا۔۔۔

یہ میری شہزادی کی ہنسی چھیننے کے لیے۔۔۔ یہ میری گڑیا کی معصومیت ختم " کرنے کے لیے۔۔۔ یہ میری باحیا بہن پر قد غن لگانے کے لیے۔۔۔ یہ میری " پاکیزہ بہن پر گھٹیا نظر رکھنے کے لیے۔۔۔

وہ میری آنکھوں، شانوں، چہرے، بازوؤں پر لگاتار وارپہ وار کیے جا رہا تھا۔۔۔ اور جب اسے لگا کہ میں اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔۔۔ تب ایک آخری وار اس نے عین میرے دل پر کیا اور چلایا۔۔۔

"یہ میری چھوٹی کے پنکھے سے جھولتے جسم کے لیے۔۔۔" [www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
"اس کی آواز آخری مرتبہ میرے کانوں میں پڑی۔۔۔"

کہانی ختم ہو چکی تھی۔۔۔ میں ہکا بکا اسے گرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس کے جسم کا

## Classic Urdu Material

کون سا حصہ تھا کہ جو زخمی نہ ہو۔ آنکھوں سے خون بہہ رہا تھا۔ مجھے نجانے کیوں  
اسے اس حالت میں دیکھ سکون مل رہا تھا۔



Mother

ٹیچر کی کہانی مکمل ہو چکی تھی۔ مگر ابھی تک عائشہ کی داستان میرے ذہن میں  
گردش کر رہی تھی۔ آج پہلی بار مجھے احساس ہوا کہ ایک اچھائی کس طرح ہزار  
برائیوں پر حاوی ہوتی ہے۔ اپنوں کے لیے دی گئی قربانی کیسے انسان کو امر کر جاتی  
ہے۔ جب انسان "مجھ" کو چھوڑ "اُن" کو اپنا لیتا ہے تو وہ کس طرح اپنوں کے لیے  
کڑکتی دھوپ میں چھاؤں بن جاتا ہے۔ جیسے عائشہ نے کیا تھا۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

کتاب میرے ہاتھ میں تھی۔ پانچویں کہانی کا ٹائٹل میری نظروں کے سامنے تھا۔۔۔ "ماں"۔۔۔ میں نے پہلے کی طرح کہانی شروع کرنے میں پہل کی۔۔۔

"میرا نام روزینہ ہے۔۔۔"

ایک نسوانی آواز میرے کانوں میں گونجی۔ میں نے فوراً کتاب سے نظریں اٹھائیں اور سامنے کرسی کی طرف دیکھا۔ وہ 25-30 سال کی ایک خاتون تھیں۔ ہشاش بشاش اور بارعب چہرہ۔۔۔ لمبا قد۔۔۔ خاتون شکل و صورت سے خاصی معقول نظر آتی تھیں۔۔۔

چند سال پہلے ہی میری ڈولی ارحم کے گھر پہنچی تھی۔ ارحم اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ باپ یعنی میرے سسر ارحم کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ماں نے اکیلے ہی اپنے اکلوتے بچے کی پرورش کی۔ لہذا اس گھر میں صرف میں، ارحم اور میری بوڑھی ساس ہی رہتے تھے۔ شادی کے چند دنوں میں ہی میں نے بھانپ لیا کہ ارحم

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



لکیر کا فقیر تھا۔ اسے جو جس طرف لگانا چاہتا لگا سکتا تھا۔ چند ماہ تو آرام سے گزر گئے۔ میرا شوہر اور ساس دونوں ہی میرے ساتھ بہت اچھے تھے۔ مگر پھر رفتہ رفتہ ارحم کا ماں کی طرف جھکاؤ مجھے کھٹکنے لگا۔ گھر کا سارا نظم و نسق اپنی ساس کے ہاتھ دیکھ مجھے چڑھونے لگی۔ میں اس گھر پر اپنی حکمرانی چاہتی تھی۔ میں چاہتی تھی کہ ارحم ہر مہینے تنخواہ اپنی ماں کی جھولی میں ڈالنے کی بجائے میرے ہاتھ دے۔ مگر اس بڑھیا کے ہوتے ایسا ناممکن تھا۔ لہذا اس سے جان چھڑانے کو میں نے منصوبہ بندی شروع کر دی۔ ارحم کے دل میں جگہ تو میں پہلے ہی بنا چکی تھی۔ اسے اپنا گرویدہ کر چکی تھی۔ اب آہستہ آہستہ میں اس کے کان بھرنے لگی۔ شروع میں وہ نظر انداز کر جاتا۔ پھر اس نے مجھے سمجھانا شروع کر دیا۔ مگر میں آئے دن اپنی مظلومیت کے قصے سنا سنا کر اس کے دل میں ذہر بھرتی گئی۔ پھر ارحم کو ماں پر شک پڑنے لگا۔ وہ سمجھنے لگا کہ اس کی ماں واقعی میرے ساتھ نا انصافی کرتی ہے۔ اسے لگنے لگا کہ اس

کے جاتے ہی میری ساس مجھے تنگ کرنے لگ جاتی ہے۔ بات بڑھتی گئی۔ آئے دن گھر میں دنگا فساد رہنے لگا۔ وہ کبھی مجھے تو کبھی اپنی ماں کو سمجھاتا۔ لیکن جب کئی مہینوں تک حالات نہ سدھرے تو میں نے اسے وہ فیصلہ کرنے پر مجبور

کر دیا۔ ہمارے شہر میں ایک اولڈ ہوم تھا۔ ارحم نے اپنی ماں کے پاؤں پکڑا سے اولڈ ہوم جانے پر راضی کر لیا۔ بالآخر ایک دن وہ اسے اولڈ ہوم چھوڑ آیا۔ اپنے سامان کی گھڑی باندھ بڑھیا ایسے اس گھر سے نکلی جیسے ایک شکست خوردہ بادشاہ اپنی سلطنت سے نکلتا ہے۔ ایک نظر پورے گھر پر ڈالی۔۔۔ مجھے شکوہ کناں آنکھوں سے دیکھا۔۔۔ اور ارحم کے پیچھے چل دی۔

ارحم ہفتے میں دو بار اس کے پاس چکر لگا آتا۔ مجھے خدشہ ہونے لگا کہ اگر وہ اس طرح وہاں جاتا رہا تو کہیں اس کا دل ماں کے لیے موم نہ ہو جائے۔ سو میں ہر روز اس معاملے پر اس سے جھگڑنے لگی۔ یوں رفتہ رفتہ اس نے ماں کی طرف جانا کم

## Classic Urdu Material

کر دیا۔ ہفتے میں ایک بار۔۔۔ پھر مہینے میں ایک بار۔۔۔ وقت گزرتا گیا۔ اور ایک دن اولڈ ہاوس سے بڑھیا کے مرنے کی خبر آگئی۔ ماں کی موت پر ار حم پچھتاوے کے بوجھ تلے دب گیا۔ میں نے بھی مگر مجھ کے آنسو بہائے۔۔۔

وہ کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی۔ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس طرح بھی عورت عورت کی دشمن ہو سکتی ہے۔ اور ار حم۔۔۔ وہ کیسا مرد تھا جس نے کل کی آئی بیوی کے پیچھے اپنی ماں کی زندگی بھر کی قربانیوں کو فراموش کر دیا۔

خیر وقت کے ساتھ ساتھ ار حم کا پچھتاوا بھی ہوا ہونے لگا۔ چند ماہ یوں ہی گزر گئے۔ پھر میرے ساتھ عجیب و غریب واقعات ہونے لگے۔ میں خوابوں میں ساس

کو دیکھنے لگی۔ وہ کفن میں ملبوس سسکیاں لیتی دیکھائی دیتی۔ اس خواب نے لگاتار

ایک ہفتہ مجھے پریشان کیا۔ پھر مجھے سونے سے بھی خوف آنے لگا۔ میں رات کو

جاگتی رہتی اس خواب کے ڈر سے۔ اور پھر۔۔۔ ایک رات ار حم کی نائٹ ڈیوٹی

تھی۔ میں اپنے کمرے میں اکیلی بیٹھی ٹی۔ وی دیکھ رہی تھی۔ یہ کوئی 10 بجے کا وقت تھا۔ اچانک ٹی۔ وی خود بخود بند ہو گئی۔ پہلے تو میں سمجھی کہ بجلی چلی گئی ہے۔ لیکن کمرے کی لائٹ آن دیکھ میں خوفزدہ ہو گئی۔ اٹھ کر چیک کیا تو ٹی۔ وی کا پلگ نکلا ہوا تھا۔ میں وہ پلگ واپس لگا کر بیٹھی ہی تھی کہ ایک بار پھر ویسا ہوا۔ میرے خوف سے پسے چھوٹے لگے۔ تیسری بار میں پلگ لگا کر بیٹھی تو ٹی۔ وی سکریں پر منظر دیکھ میرے ہوش اڑ گئے۔ وہی خواب اب سکریں پہ چل رہا تھا۔ میری ساس کفن میں ملبوس سسکیاں لے رہی تھی۔ میں نے جمپ لگا کر پلگ کھینچا مگر منظر نہ بدلا۔ میں فوراً کمرے سے باہر نکل گئی۔ میرے ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے۔ دعا کر رہی تھی کہ یہ میرا وہم ہو۔ میرا گلا خشک ہونے لگا۔ پانی پینے جو نہی کچن میں داخل ہوئی میری نظر ایک عورت پر پڑی۔ وہ واش بیسن پر جھکی ہوئی تھی۔ میں سکتے کے عالم میں دروازے پر ہی رک گئی۔۔۔



"کک۔۔۔ کون ہو تبت۔۔۔ تم؟؟؟؟"

میں نے پوچھا۔ اس عورت نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو میں حواس باختہ ہو گئی۔ وہ میری ساس تھی۔ میں ایک دم پیچھے مڑی اور باہر کی طرف بھاگی۔ لیکن کہیں بھی جائے اماں نہ تھی۔ چہار طرف مجھے میری ساس نظر آنے لگی۔ میرا دماغ چکرانے لگا۔ میں وہیں فرش پہ گری۔ معلوم نہیں کتنی دیر میں بے ہوش رہی۔ جب ہوش آیا "ہسپتال تھی۔ ارحم ساتھ ہی کھڑا تھا۔"

وہ کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہوئی۔ میں نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ وقت وہیں رکا ہوا تھا۔ نجانے یہ کیسا گورکھ دھندا تھا۔ میں کتاب لینے پر پچھتا رہا تھا۔۔۔

ارحم کے پوچھنے پر میں نے اسے ساری روداد سنائی۔ مگر وہ اسے میرا وہم کہہ کر "ٹال گیا۔ اب مجھے دن میں بھی گھر رہتے ڈر لگتا تھا۔ گھر میں عجیب و غریب واقعات ہونے لگے۔ کبھی ساس کے کمرے سے رونے کی آوازیں آتیں۔ کبھی ایسے لگتا



## Classic Urdu Material

جیسے سارا گھر بلیوں سے بھرا پڑا ہو۔ کبھی برتنوں میں چوہے مرے ہوئے ملتے۔ لیکن یہ سب واقعات ار حم کی غیر موجودگی میں ہوتے۔ میں ان واقعات سے بے حد خوفزدہ ہو چکی تھی۔ ار حم کو بار بار بتاتی مگر وہ یقین نہ کرتا۔ میرا گمان سمجھ کر وہ مجھے تسلیاں دینے لگ جاتا۔ میں چڑچڑی ہوتی گئی۔ پھر ایک دن تو حد ہی ہو گئی۔ ار حم ڈیوٹی سے واپس آ کر سو رہا تھا۔ میں باہر گھر کے کاموں میں مصروف تھی۔ کچھ کام پڑنے پر میں بے خیالی میں اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔ جو نہی میری نظر سامنے پڑی میرے ہوش اڑ گئے۔ ایک عورت ہاتھ میں خنجر پکڑے ار حم کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔ میں چیختے ہوئے فوراً ار حم کی جانب دوڑی۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔۔۔

"ار حم۔۔۔ ار حم اٹھو۔۔۔ یہ عورت تمہیں مار ڈالے گی۔ اٹھو جلدی"

میں چلانے لگی۔ ار حم حیران پریشان کبھی مجھے دیکھتا کبھی ادھر ادھر۔۔۔

"کیا ہوا روزی؟؟؟؟؟ کیا کہہ رہی ہو تم؟؟؟ کون سی عورت؟؟؟؟؟"

ارحم مجھے شانوں سے پکڑ کر چنچا۔۔۔

"بیہ۔۔۔ بیہ عورت۔۔۔"

میں نے اس طرف دیکھے بغیر اشارہ کیا۔

"کون سی عورت؟؟ مجھے تو کوئی عورت نظر نہیں آرہی"

ارحم کی بات پر چونک کے میں نے اس طرف دیکھا تو واقعی وہاں کوئی نہ تھا۔

ارحم خدا کی قسم وہ ابھی۔۔۔ ابھی یہیں تھی۔۔۔ اس کے۔۔۔ اس کے۔۔۔ ہاتھ"

"میں خنجر۔۔۔ اور۔۔۔ اور۔۔۔ وہ۔۔۔ تت۔۔۔ تم پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔"

مجھے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ میں کیا کہوں۔ ارحم نے مجھے بیڈ پر بٹھایا اور پانی کا

گلاس میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ میں نے ایک دو گھونٹ پانی پیا۔ اور لاچارگی سے اس

کی طرف دیکھا۔۔

بس بہت ہو گیا روزی۔۔ ہم کل ہی کسی اچھے سائیکسٹ کے پاس چلیں " گے۔ اماں والے واقع کو تم نے سر پہ سوار کر لیا ہے۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اب "پچھتاوے سے کیا حاصل

میں ایک دم اپنی جگہ سے اچھلی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟ میں ذہنی مریض ہوں؟؟؟ میں پاگل ہوں؟؟؟"

میں نے چیختے ہوئے کہا۔۔

نہیں میں یہ نہیں کہہ رہا۔ تم بس سٹریسڈ ہو۔ اور یہ سٹریس تمہیں اندر ہی اندر " کھائے جا رہا ہے۔ اس لیے تمہیں کبھی اماں نظر آتی ہے تو کبھی کچھ اور

ارحم میری بات پر یقین کرنے والا نہ تھا۔ اس لیے محض اس کی تسلی کے لیے میں

## Classic Urdu Material

تیار ہو گئی۔ سائیکسٹریٹ نے ابتدائی معائنہ اور چند سوالات کیے۔ کچھ ادویات اور آرام کا مشورہ دے کر ہمیں روانہ کر دیا۔ ارجم چپ چاپ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ میری تمام تر توجہ ان واقعات کی طرف تھی۔ رات کا وقت تھا۔ اچانک میری نظر بیک ویو مرر پہ پڑی۔ میرے اندر خوف کی ایک شدید لہر دوڑ گئی۔ بیک سیٹ پر وہیں عورت سرخ انگارہ آنکھوں سے مجھے گھور رہی تھی۔ بدحواس ہو کر میں ارجم کی طرف اچھلی۔ ارجم یکدم بوکھلا گیا۔ گاڑی بے قابو ہو کر سامنے آتے ٹرک سے جا ٹکرائی۔ زوردار دھماکہ ہوا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے مجھے لوگوں کے زور زور سے چلانے اور بولنے کی آوازیں سنائی دیں۔

میں نے سگریٹ پیک اٹھایا۔ سگریٹ سلگائی۔ اور سوچنے لگا کہ مکافات عمل کس طرح لوگوں کو آن لیتا ہے۔ انسان اپنی مستی میں دوسروں کا دل کھاتا رہتا ہے۔ ان کا حق مارتا رہتا ہے۔ لیکن اپنے انجام سے بے خبر ہوتا ہے۔

## Classic Urdu Material

اس نے اپنی کہانی وہیں سے شروع کر دی۔۔۔

جب ہوش آیا تو میں ایمر جینسی روم میں تھی۔ میرے جسم کے ذرے ذرے "سے درد کی شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ ہر طرف زخم ہی زخم تھے۔ اچانک مجھے ارحم کا خیال آیا۔ ساتھ کھڑی نرس کو میں نے مخاطب کیا اور نحیف سی آواز میں بولی۔۔۔

"میرے۔۔۔ شوہر۔۔۔ کہاں ہیں؟"

اس نے پلٹ کر مجھے دیکھا

"ارے آپ ہوش میں آگئیں۔ میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتی ہوں"

وہ میرے سوال کا جواب دیے بغیر فوراً باہر نکل گئی۔ واپس آئی تو ڈاکٹر اس کے ساتھ تھا۔ وہیں سوال میں نے ڈاکٹر سے کیا۔ وہ بھی میری بات نظر انداز کر گیا۔ یہ

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



تو بہت دیر بعد پتہ چلا کہ ار حم اس دنیا میں نہیں رہا تھا۔ میں بیوہ ہو چکی تھی۔ یہ خبر مجھ پر قیامت ڈھا گئی۔ میری حالت دن بہ دن بگڑتی گئی۔ اب مجھے کبھی ار حم نظر آتا کبھی اس کی ماں۔۔۔ میں اپنا ذہنی توازن کھونے لگی تھی۔۔۔ پھر ایک رات میں ار حم کی تصویر لیے کمرے میں بیٹھی تھی۔ مجھے ایسے لگا جیسے باہر سے رونے اور بین کرنے کی آواز آرہی ہو۔ میں سہم گئی۔ جب وہ آواز کافی دیر ویسے ہی رہی تو میری برداشت جواب دے گئی۔۔۔ میں چیختے ہوئے باہر نکلی تو سامنے انتہائی خوفناک منظر تھا۔ دس بارہ عورتیں کالے کپڑوں میں ملبوس ایک بڑے سے دائرے میں بیٹھی تھیں۔ جب میں نے قریب ہو کے دیکھا تو میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ دائرے کے مرکز میں کفن میں لپٹا میرا ہی وجود پڑا تھا۔ وہ عورتیں اسی کے اوپر بین کر رہی تھیں۔ میں خوف کے مارے چیخنے چلانے لگی۔ میری آواز پر ان تمام عورتوں نے ایک ساتھ میری طرف دیکھا۔ ان کی شکلیں انتہائی خوفناک اور

آنکھیں مکمل طور پر سفید تھیں۔ میں کمرے کی طرف بھاگی۔ لیکن جو نہی کمرے میں داخل ہوئی وہاں بھی یہیں منظر تھا۔ غرض میں جس طرف بھی دوڑنے کی کوشش کرتی وہ منظر میرے سامنے آجاتا۔ میں وہیں دیوار کے ساتھ سمٹ کے بیٹھ گئی۔ گھٹنوں میں سر دے کے میں نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ تبھی کسی نے میرے میرے شانے پہ ہاتھ رکھا۔ میں نے ڈر کے فوراً اوپر دیکھا تو وہ ار حم تھا۔۔۔ ار حم۔۔۔ لیکن شاید وہ ار حم نہیں تھا۔ اس کی آنکھیں اوپر کی جانب اٹھی ہوئی اور چہرے کا گوشت جگہ جگہ سے لٹکا ہوا تھا۔ میں نے فوراً اٹھ کر دور بھاگنے کی کوشش کی۔ جیسے ہی میں مڑی سامنے ہی میری ساس کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہ تھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ میری گردن کی طرف بڑھانے شروع کر دیے

اتنا کہتے ہی اس کی گردن ایک طرف لڑھکی۔ پھر پورا وجود فرش پہ آ رہا۔



پیر صاحب ---

میں ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ اس کتاب کو لے کر میں نے اچھا کیا ہے یا برا۔ اب تک پانچ کہانیاں میرے سامنے آچکی تھیں۔ ان پانچ کرداروں کو سننے کے بعد نجانے کیوں دل ہی دل میں میں اپنا محاسبہ کر رہا تھا۔ ان کرداروں نے مجھے اپنے گریبان میں جھانکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہ محاسبہ میرے لیے بے چینی کا سبب بن رہا تھا۔ ایک بار پھر کتاب میرے ہاتھ میں تھی۔ چھٹی کہانی کا عنوان "پیر صاحب" تھا۔ میں نے کہانی شروع کی۔۔۔

"میرا نام سید حبیب اللہ شاہ ہے۔۔۔"

ایک بھاری بھر کم آواز میرے کانوں میں پڑی۔ میں نے گردن اٹھا کر سامنے

## Classic Urdu Material

دیکھا۔ سفید شلوار قمیض، سر پر پگڑی اور چہرے پر لمبی داڑھی کے ساتھ وہ شخص سامنے بیٹھا تھا۔ اس کے لہجے اور چہرے سے رعب جھلک رہا تھا۔۔۔

میں سید گھرانے میں پیدا ہوا۔ شروع سے ہی میرے ذہن میں ایک بات بیٹھ گئی " کہ میرے خاندان کے علاوہ تمام لوگ کمی ہیں۔ کیونکہ ماحول ہی ایسا تھا۔ بچپن سے ہی میں اپنے والد کے مریدین کی جی حضوری دیکھتا آیا تھا۔ چھوٹے، بڑے، بزرگ، عورتیں سبھی ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے۔ بعض اوقات والد صاحب مجھے مخاطب کر کے کہتے "حبیب پتر تو انہاں داسردار تیں اے "تیرے کمی نین

سو میں نے بھی اپنے ذہن میں یہ بات بیٹھالی۔ روایات کے مطابق باباجان کی فوتگی کے بعد پیری کی پگ میرے سر آگئی۔ میں اکثر سوچتا کہ کیسے بے وقوف لوگ ہیں جو مجھے اپنا پیر مانتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے ان کی بے وقوفی ہی میری روزی روٹی اور

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

حکمرانی کا ذریعہ تھی۔ بابا جان سے تھوڑے بہت پینترے تعویذ گنڈے کے سیکھ لیے تھے۔ اس لیے کاروبار چل پڑا۔ صبح صبح میں اپنے حجرے میں بیٹھ جاتا۔ شام کو جب واپس گھر پہنچتا تو ساز و سامان سے لدا

ہوتا۔ پیسے، دانے، چاول، شہد، دودھ، مال مویشی غرض دنیا جہاں کی ہر چیز مریدین میرے قدموں میں ڈال جاتے۔ کسی کو شفاء ملتی یا نالمتی، کسی کا کام ہوتا یا نا "ہوتا۔۔۔ میرا دھندا آرام سے چل رہا تھا۔

وہ خاموش ہو گیا۔ اس کی بات سن کر میں سوچنے لگا کہ کیسے بے عقل لوگ ہوتے ہیں جو صرف ذات برادری کی بنا پر کسی کو سر پہ بیٹھا لیتے ہیں۔ میں خود اگرچہ سید تھا۔ مگر بچپن سے ہی میں اس ذات پات کے چکر سے آزاد تھا۔ اور مجھے سخت چڑھتی ان لوگوں سے جو میرے آگے جھک جھک جاتے۔

ایک دن کسی دور پرے کے علاقے سے میرے مریدین آئے۔ ان کے ساتھ ان "



## Classic Urdu Material

کی ایک بیٹی تھی۔ وہ انتہائی خوبصورت لڑکی تھی۔ اسے دیکھتے ہی میرے ہوش اڑ گئے۔ اس کے خاندان والوں کو لگتا تھا کہ اس لڑکی، جس کا نام زینب تھا، پر جنات ہیں۔ میری نیت میں کھوٹ تو پہلے سے ہی تھی۔ سو شیطانی دماغ نے ایک ترکیب سو جھی۔ میں ان کے سامنے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑایا اور پھر زینب کے والد کو مخاطب کیا۔

دیکھ اللہ یار بیٹی پر سایہ انتہائی خطرناک ہے۔ کم از کم 15 دن لگاتار عمل کرنا پڑے گا اس پر۔ ورنہ اس کی جان چلی جائے گی

اللہ یار کچھ پریشان ہوا۔۔

پیر صاحب اپنی فصلیں پڑی ہیں۔ مال مویشی بھی ہیں۔ اتنے دن تو نہیں رک "سکتے۔"

میں اس سے اسی جواب کی توقع کر رہا تھا۔ فوراً بولا

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

دھی رانی کو پھر میرے زنان خانے چھوڑ جا۔ ٹھیک 15 دن بعد آ کے لے

"جانا۔ اللہ خیر کرے گا

یہ سنتے ہی اللہ یار کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑی۔

مولا آپکو سلامت رکھے پیر صاحب۔ سید کے گھر میں رہے گی اس کی نوکری"

"کرے گی اس سے بڑھ کے کیا چاہیے

اس نے میرا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔ پھر اللہ یار اپنی بیوی کو لے کر

چلا گیا۔ زینب کو ناچاہتے ہوئے بھی زبردستی زنان خانے بھیج دیا گیا۔ جیسے ہی شام

ڈھلی میں گھر پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر آرام کرنے اور کھانا کھانے کے بعد میں نے اپنے

رازدار ملازم بخشو کو بلا یا۔

"بخشو جا اس نئی کڑی نوں لے کے آ"

## Classic Urdu Material

بخشو حکم کی تعمیل کرنے فوراً زنہ خانے پہنچ گیا۔ جب واپس آیا تو زینب اس کے ساتھ تھی۔ اچھی طرح چادر میں لپیٹی، شرماتی اور سہمی ہوئی۔ اسے دیکھتے ہی میرے اندر کی شیطانیت جاگ اٹھی۔ بخشو اسے کمرے میں چھوڑ کر پلٹ چکا تھا۔

"آلڑ کی ادھر میرے سامنے بیٹھ جا۔ کچھ عمل کرنا ہے۔"

وہ ڈری سہمی میرے سامنے آ کے بیٹھ گئی۔

"گھبرانا۔ تجھے کچھ نہیں ہوگا۔ میں تیرے اوپر سے سایہ ختم کر دوں گا"

وہ میری نظروں کا زاویہ سمجھ کر مزید سٹیٹا گئی۔ چادر جو پہلے سے ہی ٹھیک تھی اسے

مزید جوڑنے لگ گئی۔ میں نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کچھ پڑھنے کی ایکٹنگ

کرنے لگا۔ وہ بے حد ڈری بیٹھی تھی۔ پڑھتے پڑھتے میں نے جو نہی اپنا ہاتھ اس کے

شانے پر رکھا۔ وہ ایک دم سے میرا ہاتھ جھٹک کر پیچھے کی جانب اچھلی۔ میں نے غصے

سے اسے دیکھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

"کیا کر رہی ہے لڑکی۔۔۔ ادھر آجاسا منے میرے۔"

وہ اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ بلکہ آہستہ آہستہ پیچھے کی جانب جانے لگی۔ مجھے شک پڑ گیا کہ یہ بھاگنا چاہتی ہے۔ میں یہ موقع ہاتھ سے گنوانا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے فوراً اس کی طرف بھاگا۔ مجھے اپنی طرف اتنا دیکھ وہ ایک دم پلٹی اور کمرے سے باہر بھاگی۔ اسی بھاگم بھاگ میں میرا پاؤں کرسی سے ٹکرایا اور میں نیچے گر گیا۔ تب تک وہ گھر کی دہلیز پار کر چکی تھی۔ بخشونجانے کہاں مر گیا تھا۔ میں گلا پھاڑ کر اسے بلانے لگا۔ کچھ ہی دیر میں وہ ہانپتا ہوا گھر کے پچھلے حصے سے نمودار ہوا۔۔۔

کہاں مر گیا تھا بذات۔ لڑکی بھاگ گئی ہے۔ دو تین بندے لے لے اور اسے پکڑ کر "لا۔ اگر اس کے بغیر آیا تو تیری بوٹی بوٹی کر دوں گا"

بخشواشات میں سر ہلاتا ہوا باہر کی جانب دوڑا۔ میں بے چینی سے صحن میں سٹلنے لگا۔ وقت گزرتا گیا لیکن کوئی خبر نہ آئی۔ ٹھیک دو گھنٹے بعد بخشو حواس باختہ میرے

## Classic Urdu Material

سامنے آکھڑا۔ اس کی حالت بہت خراب تھی۔

"کیا ہوا؟؟؟ لڑکی کہاں ہے؟؟؟"

میں نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"مالک وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ اس لڑکی۔۔۔"

"آگے بھی بک کیا ہوا ہے؟؟؟"

میں اس پر چلایا۔

"مالک لڑکی۔۔۔ نے دریا میں چھلانگ لگادی ہے"

وہ جلدی سے بولا۔ میرا ہاتھ فضاء میں بلند ہوا اور ایک سرخ چھاپ اس کے چہرے

پر چھوڑ گیا۔

ہڈ حرام ایک لڑکی نہیں سنبھالی گئی۔ جاتیراک بلوا۔ اور اس کو زندہ یا مردہ ڈھونڈ"

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



"کے لا

دوسرے دن زینب کی لاش مل گئی۔ اس کے گھر والوں کو اطلاع کی گئی۔ اپنے خاص بندوں کے ذریعے لوگوں میں یہ بات پھیلا دی کہ اس کو جنات وہاں لے گئے۔ زینب کے ماں باپ نے بھی اس بات پر یقین کر لیا۔

وہ پھر خاموش ہو گیا۔ میرا خون کھولنے لگا۔ لوگوں کی جہالت اور پیر کی مکاری پر مجھے شدید غصہ آ رہا تھا۔

یوں زینب کے ماں باپ روتے دھوتے اپنی اکلوتی بچی کو وہیں دفنا کر چل " دیے۔ میں مطمئن تھا کہ سارا معاملہ خوش اسلوبی سے انجام کو پہنچا۔ اس دن میں

جلد ہی گھر واپس آ گیا۔ کھانا وغیرہ کھا کر سو گیا۔ رات کے تقریباً 12-1 بجے میرے کمرے کا دروازہ بجا۔ میں نے حیران پریشان دروازہ کھولا تو سامنے بخشو کھڑا

تھا۔

## Classic Urdu Material

مالک۔۔۔ معافی چاہتا ہوں آرام میں خلل ڈالا۔ لیکن ایمر جینسی ہے۔ آپ کو"

"ساتھ چلنا ہوگا"

بخشوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"او! کیا آفت آگئی اس وقت حرام خور؟"

میں نے جھلا کر کہا۔

"مالک آپ بس ساتھ چلو۔ نہ گئے تو نقصان ہو جانا"

میں کافی پریشان ہو گیا۔ بخشو کو گالیاں بکتے اس کے ساتھ چل پڑا۔

وہ مجھے مختلف پگڈنڈیوں سے گزارتا ہوا دریا کے نزدیک جا پہنچا۔ ہمارے درمیان کچھ فٹ کا فاصلہ تھا۔ اندھیرے کے باعث مجھے بخشو کا بس ہیولہ ہی نظر آ رہا تھا۔ وہ

دریا کنارے جا کر شاید رک گیا تھا۔ میں پیچھے سے چلایا

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

"بول کیا موت پڑ گئی ہے رات کے اس پہر"

اس نے جیسے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا میرے قدم وہیں رک گئے۔ میں آگے بڑھ سکتا تھا نا ہی پیچھے ہٹ سکتا تھا۔ وہ بخشوش نہیں زینب تھی۔

"انت۔۔۔ تو؟؟؟؟"

"ہاں میں پیر صاحب۔ کیوں حیران ہو گئے نا؟"

اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ میرے ہوش اڑ چکے تھے۔ کل ہی تو میں اسے دفنا کے آیا تھا۔

"پیر صاحب۔۔۔ ذرا پیچھے تو دیکھیں۔ دیکھیے کتنے لوگ آپ کو ملنے آئے ہیں"

میں نے ڈرتے ڈرتے پیچھے دیکھا۔ میرے پسینے چھوٹنے لگے۔ وہ لوگ نہیں درخت تھے۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ کئی درخت میری طرف بڑھ

## Classic Urdu Material

رہے تھے۔ میں بغیر مڑے الٹے قدموں پیچھے کی طرف چلا۔ مگر کسی چیز سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ زینب خاموش کھڑی میری طرف دیکھ رہی تھی۔ درخت جو مجھے چلتے نظر آ رہے تھے اب رک چکے تھے۔ میں وہیں زمین پہ بیٹھا رہا۔

"پیر صاحب ذرا سامنے تو دیکھئے"

میں نے فوراً سر اٹھایا۔ سامنے کا منظر دیکھ میں اچھل کے اس طرف دوڑا۔ دو عجیب و غریب بندے میری بیٹی کو پکڑے ہوئے تھے۔ ان کے سیاہ چہرے سپاٹ، آنکھیں سرخ اور بھاری بھر کم جسم تھے۔

"کون ہو تم؟؟؟ چھوڑ دو میری بیٹی کو۔ چھوڑ واسے"

میں جیسے ہی ان کے نزدیک پہنچا سارا منظر غائب ہو گیا۔

کیوں پیر صاحب؟ اپنی بیٹی کے لیے معیار کچھ اور دوسروں کی بیٹی کے لیے"

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

"کچھ۔؟ ایسا کیوں؟"

اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ میرا سر جھکا رہا۔ اچانک چہار طرف سے مجھ پر پتھروں کی بارش ہونے لگی۔ میں جس طرف بھی بھاگتا وہیں سے پتھر آنا شروع ہو جاتے۔ یہاں تک کہ میرا پورا جسم خون میں نہلا چکا تھا۔ تب جا کے پتھر برسنا بند ہو گئے۔ میں نڈھال رحم طلب نگاہوں سے زینب کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔ پیر صاحب ایک بات تو بتائیں۔ سید کہلوانے کے باوجود میرے نام سے بھی شرم"

"نہ آئی آپ کو؟"

اس نے حقارت سے پوچھا۔ میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ میں نے جو نہی معافی مانگنے کا ارادہ کیا۔ مجھے لگا جیسے کسی رسی سے میرے پاؤں جکڑ دیے گئے ہوں۔ میں نے نیچے دیکھا تو میرے حواس ہوا ہونے لگے۔ کسی درخت کی جڑیں خود بخود میرے دونوں پاؤں سے لپٹی جاتی تھیں۔ اچانک مجھے دھچکا لگا اور منہ کے بل زمین



## Classic Urdu Material

پر آرہا۔ وہ جڑیں مجھے اس کھردری زمین پر گھسیٹنے لگیں۔ یہ سلسلہ کچھ دیر چلنے کے بعد رک گیا۔ میں ہانپ رہا تھا۔ ہمت جواب دے چکی تھی۔ تبھی میں نے ایک خاصی چوڑی جڑ کو تیزی سے اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ اس سے پہلے کے میں سنبھلتا اس جڑ کے کچھ حصے میری دونوں آنکھوں میں پیوست ہو گئے۔ درد کی شدت سے میں چیخنے لگا جبکہ زینب قہقہے لگا رہی تھی۔ اب اس جڑ کو میں اپنی گردن کے گرد لپیٹا ہوا محسوس کرنے لگا۔ تبھی مجھے اپنے جسم میں تناؤ محسوس ہوا۔ جیسے گردن والی جڑ مجھے اپنی طرف جب کہ پاؤں والی اپنی طرف کھینچنا چاہ رہی ہو۔ یہ تناؤ بڑھنے لگا۔ میری ہڈیاں چٹخنے لگیں۔ میری چیخوں نے آسمان سر پہ اٹھالیا تھا۔ لیکن ان سے بھی بلند زینب کے قہقہے تھے۔ میری گردن لمبی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔ اور

"پھر۔۔۔۔"

اس کی گردن باقاعدہ چہرے سے اکھڑ کر نیچے لڑھک گئی۔ اس کا خون میں ڈوبا جسم

## Classic Urdu Material

نیچے جا گرا۔۔۔ یہ منظر خود میرے لیے کافی ہولناک تھا۔ میں پیچھے کی طرف

اچھلا۔۔۔



"المنظ"

پہلی چھ کہانیاں ختم ہو چکی تھیں۔ آخری باب میرے سامنے کھلا پڑا تھا۔ مگر نجانے کیوں نیچے دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ یہ سب لوگ جو اس کتاب کا کردار بنے تھے۔ یہ کون تھے؟؟؟ کہیں انہوں نے بھی یہ کتاب تو نہیں پڑھی تھی؟ کہیں کتاب پڑھنے کے بعد وہ اس کا حصہ تو نہیں بنے تھے؟ کہیں میرا حال بھی ان جیسا تو نہ ہوگا؟؟؟ نہیں۔۔۔ میں ان میں نہیں ٹھہرایا جاؤں گا۔۔۔ میں نے تو آج تک ایسا کوئی کام نہ کیا تھا۔ نہ ہی عائشہ کی طرح مجھ میں اچھائی تھی۔۔۔ نہ ہی باقیوں کی طرح میں نے کسی سے اس قدر برائی کی تھی۔ میں تو ایک بنجارہ۔۔۔ صدیوں کا

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

بھٹکا ہوا۔۔۔ اپنے آپ سے بھی دور تھا۔ میں نے کسی سے کیا اچھائی۔۔۔ کیا برائی  
کرنی تھی؟؟؟ مجھے تو خود وقت نے اٹھا اٹھا کہ ایسا پٹھا کہ جسم کا رواں رواں درد کرتا  
تھا۔ میں خود کا محاسبہ کرنے کی سوچتا۔ مگر محاسبہ؟؟؟ کہاں کا محاسبہ؟؟؟ کیسا  
محاسبہ؟؟؟ محاسبہ تو اس کا ہوتا ہے جس نے اپنی زندگی خود جی ہو۔۔۔ میں تو عام  
انسان کی طرح زندگی بھر دوسروں کی زندگیاں جیتا آیا تھا۔ زندگی میری تھی ہی  
کب؟؟؟ جو میں نے جی ہی نہیں اس کو زندگی کہہ کر اسی کا محاسبہ؟؟؟ نہیں  
نہیں۔۔۔ ہر گز نہیں۔ میں اس کتاب میں کہیں فٹہ نہیں آتا۔۔۔  
پھر مجھے رفتہ رفتہ گزشتہ واقعات یاد آنے لگے۔۔۔ کس کے ساتھ میں نے برا  
کیا۔۔۔ کس نے میرے ساتھ برا کیا۔۔۔ مگر مجھ میں شاید ہمت ہی نہ تھی محاسبے  
کی۔۔۔ تبھی۔۔۔ ایک جانی پہچانی نسوانی آواز میرے کانوں میں پڑی۔۔۔

"کیسے ہو شاہ میر؟؟؟"

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

میں نے چونک کر اوپر دیکھا۔۔۔ ویسا ناقابل یقین لمحہ شاید میری زندگی میں پہلے  
کبھی نہیں آیا تھا۔ میں نے آنکھیں رگڑنا شروع کر دیں۔ کہیں میرا الشعور میرے  
محاسبے پر ناتل گیا ہو۔

مجھے دیکھ کر حیران ہو رہے ہو شامی؟ کیوں؟ سوچا نہیں تھا کہ کبھی ایسا بھی  
"ہوگا؟"

ہاں وہ ہی تھی۔۔۔ وہیں شیریں لہجہ۔۔۔ لہجے کا ٹھہراؤ۔۔۔ میں کچھ بولنے کی حالت  
میں نہ تھا۔۔۔

میں تو سمجھی تھی کہ زندگی عجیب ہے۔۔۔ موت تو اس سے بڑھ کر کٹھن ہے۔  
"شامی"

وہ مجھ سے مخاطب تھی۔ بالکل ویسے جیسے آج سے برسوں پہلے۔۔۔ کوئی گہری  
بات کرتے ہوئے۔۔۔ آسمانوں کی طرف تکتا۔۔۔ جیسے وہاں جواب لکھا

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

ہو۔۔۔ مگر۔۔۔ اسے کبھی جواب ملا ہی نہ تھا۔ یہیں تو ہوتا آیا ہے۔ ہم جیسوں کے ساتھ۔ ہمارے سوالوں کا جواب ہی نہیں ہوتا۔

شامی۔۔۔ کیوں کیا تھا ایسا؟ مجھے جاننے کے دعویٰ کرتے تھے تم۔۔۔ اتنا بھی نہ "جان پائے کہ میری آخری امید تم تھے۔ انسان امید کے سہارے جیتا ہے۔ تم ہی "کہتے تھے نا؟ جب امید ہی ختم ہو گئی میری تو میں کیسے جی پاتی بھلا؟

میرادل چاہ رہا تھا وہاں سے بھاگ جاؤں۔ اس کی پرچھائی سے کہیں دور۔ کیونکہ ایسا ہی تو کرتا آیا تھا میں۔ زندگی بھر اس سے بھاگتا رہا تھا۔

جانتے ہو جس وقت تم چپ چاپ چلے گئے تھے۔۔۔ تب مجھ پر زندگی کس قدر "بھاری پڑ گئی تھی۔۔۔ جانتے ہو تمہارے جانے کے بعد میں بھی چلی گئی تھی۔۔۔

یونیورسٹی سے نہیں۔۔۔ دنیا سے۔۔۔ خیر تم کیا جانو۔۔۔ تم تو محض بھاگنا جانتے

"ہو۔۔۔ ہے نا؟؟؟

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

میرے سامنے آج سے پانچ برس پہلے کے وہ تمام مناظر فلم کی مانند چلنے لگے۔۔۔ یونیورسٹی کی چہل پہل۔۔۔ وہ پہلا دن۔۔۔ انٹر وڈکشن۔۔۔ جب اس نے اپنا نام لیا تھا۔۔۔  
"میرا نام المظ ہے"

شاید ہم سب وہ نام پہلی بار سن رہے تھے۔ مگر اس نے مطلب بتانے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ اس کے خیال میں وہ "المظ" نہ تھی۔ نجانے کیوں وہ المظ ہوتے بھی "المظ" نہ تھی۔۔۔؟ پھر وقت گزرتا گیا۔ اس کے اور میرے نظریات میں مماثلت ہم دونوں کو قریب لاتی گئی۔ جلد ہی ہم دونوں ہر جگہ ساتھ دیکھے جانے لگے۔ لوگ نجانے کیا کیا سمجھنے لگے۔ مگر حقیقت تو یہ تھی کہ نا اسے میرے چہرے سے کوئی غرض تھی نا مجھے اس کی خوبصورتی سے۔ ہم تو بس اپنے اپنے افکار کی وجہ سے ساتھ چلتے تھے۔ وہ دنیا میں سرحدوں کا خاتمہ چاہتی تھی۔۔۔ میں

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

بھی۔۔۔ وہ تمام انسانوں کو ایک دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ میں بھی۔۔۔ وہ  
ذات، پات، رنگ، نسل، زبان، مزہب، فرقوں کی بنا پر انسانی تقسیم کے خلاف  
تھی۔۔۔ میں بھی۔۔۔ غرض ہم دونوں خوابوں کی دنیا کے باسی تھے۔ ہمیں ایک  
دوسرے کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔ اور عادتیں کبھی نہیں بدلتیں۔۔۔ جان لے کر  
!!! ہی چھوڑتی ہیں۔۔۔

پھر مجھ سے جڑے ہر انسان کی زندگی میں ایک طوفان آیا۔ اس طوفان کی وجہ کوئی  
اور نہیں میں خود تھا۔ جزباتی طبیعت کی وجہ سے یونیورسٹی سیاست میں مَیں اس  
قدر آگے بڑھ گیا کہ واپسی کا راستہ نہ رہا۔ تنظیموں کے درمیان گھمسان کارن  
پڑا۔ دوسٹوڈنٹس مارے گئے۔ کئی زخمی ہوئے۔ املاک کو نقصان پہنچا۔ میرے  
خلاف مقدمات بنے۔ جیل پہنچا۔ طاقتور سیاسی قوتوں نے میرے والدین کو تھانے  
کچہری کے چکر لگوائے۔ ان تمام معاملات کے دوران وہ ہر قدم پہ میرے ساتھ

## Classic Urdu Material

رہی۔ اور جب طوفان تھما تو میں ہمت ہار چکا تھا۔ والدین کے تھانے کچہری کے چکروں نے انہیں کہیں کانہ چھوڑا۔ ان کا سامنا میں کر نہیں سکتا تھا۔ یونیورسٹی سے ایکسپیل کروادیا گیا۔ المنظ سے میری آخری ملاقات تھانے کے باہر ہوئی۔ جب وہ میری رہائی پر جوش و خروش سے مجھے لینے آئی۔۔۔

شامی۔۔۔ پریشان مت ہونا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے بابا سے بات کر لی "ہے۔ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں گے اس سلسلے میں

وہ انتہائی فکر مند نہ انداز میں مجھے تسلیاں دیتی جا رہی تھی۔ اور میں بس سر ہلاتا جا رہا تھا۔

اچھا اب جا کے سکون سے سو جانا۔ زیادہ مت سوچنا۔ اور ہاں صبح ہوتے ہی میں "کال کروں گی اٹینڈ لازمی کرنا۔ او۔ کے؟

اس نے نصیحت کی۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

**The Book (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

"!او۔ کے"

یہ ہماری آخری ملاقات تھی۔ مگر یہ بات صرف میں جانتا تھا۔ اسی رات ہاسٹل سے اپنا سامان منگوایا اور چپکے سے اس شہر اور المظ کو غائبانہ طور پر الوداع کیا۔۔۔

ماضی کی تلخ یادیں ایک بار پھر ماحول میں تلخی گھولنے لگیں۔۔۔ میں مزید کچھ نہیں سوچ سکتا تھا۔ چپ چاپ اسے دیکھتا جا رہا تھا۔۔۔

شامی۔۔۔ جانتے ہو مجھ پر سب سے بڑا الزام کیا گا تمہارے جانے کے بعد؟؟؟"

یہ کہ میں نے خودکشی کی تھی۔۔۔ وہ خودکشی تو نہ تھی۔۔۔ وہ تو ہارٹ اٹیک تھا۔۔۔ وہ تو قتل تھا۔۔۔ میرا۔۔۔ میری امیدوں کا۔۔۔ میرے خوابوں کا اور

"میرے حوصلوں کا۔۔۔"

اس کی ہر بات میرے ضمیر، میرے دل پر ایک چوٹ تھی۔۔۔ میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔ معافی مانگنا چاہتا تھا۔ مگر۔۔۔ شاید وقت گزر چکا تھا۔۔۔ یہ سزا جو پچھلے

## Classic Urdu Material

پانچ سال سے میں بھگت رہا تھا۔۔۔ زندگی بھر بھگتنی تھی۔۔۔

آہ!!!! تم مرد ہو کر بھی ہمت ہار گئے تھے، میں تو پھر ایک لڑکی تھی۔۔۔ ٹوٹی "بکھری۔۔۔ حساس۔۔۔ میں کب تک برداشت کرتی؟۔۔۔ تم نے پل بھر نہ سوچا۔۔۔؟ تم بھاگ گئے۔۔۔ میں پیچھے رہ گئی۔۔۔ میری ساری دعائیں، ساری محنتیں، ساری تہجدیں رائیگاں گئیں۔۔۔

میں چہرہ ہاتھوں پہ ٹکائے بیٹھا رہا۔ میری آنکھوں سے آنسو برس برس کے ہاتھوں کو گیل کر رہے تھے۔

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"!!!!!! کاش المنظ میں کچھ کہہ پاتا۔۔۔ کچھ بول پاتا"

شامی جاو معاف کیا تمہیں۔۔۔ اب فیصلہ کرنا کہ تمہاری کہانی ماضی کی محتاج "رہے گی۔۔۔ یا پھر تعمیرِ نَو کی نوید ہوگی۔۔۔ جاو۔۔۔ اپنے ٹوٹے بکھرے "نامکمل خوابوں کی کرچیوں پر کھڑی المنظ تمہیں معاف کرتی ہے۔۔۔

Classic Urdu Material | by Syed Zeeshan Haider

The Book (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com



نہیں۔۔۔۔ مجھے معاف مت کرو۔۔۔۔

جانتے ہو میں المنظہ ہوتے بھی "المنظہ" کیوں نہ تھی؟؟؟ کیونکہ المنظہ کا مطلب ہے "

خوشنما۔۔۔۔ دیدہ زیب۔۔۔۔ نہ تو میں کبھی خوشنما رہی۔۔۔۔ نہ ہی دیدہ

"زیب۔۔۔۔ اس لیے میں المنظہ نہ تھی۔۔۔۔

اس کے یہ الفاظ بجلی بن کر مجھ پہ گرے۔۔۔۔ میں نے چونک کر اوپر دیکھا۔۔۔۔ وہ

جاچکی تھی۔۔۔۔ دیدہ زیب، خوشنما۔۔۔۔ المنظہ جاچکی تھی۔۔۔۔ میں اس کا مجرم

تھا۔۔۔۔ کافی دیر یونہی چپ چاپ رونے کے بعد میں نے بالآخر کتاب کی طرف

نظر دوڑائی۔۔۔۔ ٹائٹل۔۔۔۔ "المنظہ"۔۔۔۔ لیکن صفحے خالی تھے۔۔۔۔ میں سمجھ گیا

کہ اب مجھے دوسروں کی زندگی کو "المنظہ" بنانا ہے۔۔۔۔ میں نے فون اٹھایا اور برسوں

! بعد گھر کا نمبر ملا یا۔۔۔۔

!!!!!!! ختم شد۔۔۔۔